عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۲۹
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

کتبہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"جو لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس کا کنبہ بڑا ہوگا اور اس کے اعمال تقویٰ سے آراستہ ہوں گے"
(ترمذی)

• خاندانی منصوبہ بندی کے فتنے کے خلاف ایک اچھوتی تحریر

اللہ نے نبی اکرمؐ کو عرش پر محمد مہدی اٹکی کی زیارت کیلئے بلایا تاکہ وہ ہاں لیں کہ انہوں نے آخری نبی کا دعویٰ کرکے (معاذ اللہ) غلطی کی ہے۔

ذکری مذہب کے گمراہ کن و کفریہ عقائد

ہندوستان میں
مولانا محمد یوسف امروہوی کے ہاتھ پر
دس قادیانیوں کا قبول اسلام

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

قرآن پاک پڑھاتے ہوئے موچی کا کام کرنا

از۔ عبدالمجید۔ اورنگی ٹاؤن

س:۔ ایک آدمی بچوں کو پڑھاتا ہے اور قرآن شریف بھی پڑھاتا ہے۔ بہت بچے پڑھتے ہیں مگر وہ کام موچی کا کرتا ہے یعنی جوتا سیتا ہے۔ چاروں طرف بچے بیٹھتے ہیں اور بیچ میں بیٹھ کر جوتا سیتا ہے۔ ایسا کام کرنا جائز ہے؟

ج:۔ جائز ہے۔

ٹی وی دیکھنا

س:۔ ہر گھر میں ٹیلی ویژن ہے اور گھر کے سب لوگ دیکھتے ہیں بڑے سے لے کر چھوٹے تک اور فلمی گانے اور فلم بہت ہی شوق سے دیکھتے اور سنتے ہیں جس میں ماں باپ' بیٹا' بیٹی سب شامل ہیں اور بہت ہی داد بھی دیتے ہیں کہ آج بہت اچھی فلم دیکھی ہے۔ آپ بتائیں کہ ان لوگوں کو فلم دیکھنا جائز ہے؟

ج:۔ حرام ہے اور گناہ کبیرہ اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

س:۔ یہاں پر ایک مسجد ہے اس مسجد کے امام صاحب کا کہنا ہے کہ اس مسجد میں کسی قسم کی تقریر کرنا منع ہے۔ جمعہ کے دن تو ہر مسجد میں تقریر ہوتی ہے۔ ہم نے آج تک نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے ایسی مسجد میں لوگ خطبہ کے دوران نماز پڑھتے رہتے ہیں اور پیر کو افطار بیٹھے رہتے ہیں اس لئے کہ ان کو معلوم نہیں ہے کیونکہ بتانے والا کوئی نہیں ہے اس مسجد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ دوسری مسجد گھر سے دور ہے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے اور امام صاحب کے سر پر امامت کی پگڑی بھی نہیں ہے؟

ج:۔ اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے بشرطیکہ کوئی اور مانع نہ ہو۔

س:۔ جس عورت کے بچے پیدا ہوتے ہیں وہ کتنے دن تک ناپاک رہتی ہے اور وہ بچے والا گھر بھی ناپاک رہتا ہے اور ان کے ساتھ جو لوگ اٹھتے بیٹھتے ہیں کیا وہ لوگ بھی ناپاک ہو جاتے ہیں؟

ج:۔ بچے کی پیدائش کے بعد جب خون بند ہو جائے تو عورت پاک ہے ناپاکی کے دنوں میں عورت کے ساتھ رہن سہن جائز ہے' یہ لوگ ناپاک نہیں ہوتے۔

س:۔ میں بھی ٹیلی ویژن دیکھتا ہوں مگر صرف خبرنامہ اور جمعرات کے دن نیلام گھر دیکھتا ہوں اگر یہ بھی دیکھنا منع ہے تو آپ برائے مہربانی آگاہ فرمائیں۔

ج:۔ ٹی وی بالکل نہ دیکھا کریں۔

تقسیم وراثت

س:۔ برائے مہربانی میرے اس خط کا جواب لفافے میں موجود جوابی لفافے کے ذریعے دیجئے گا۔ شادی کے آٹھ مہینے کے بعد میرے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ انتقال کے ڈیڑھ مہینے بعد میرے یہاں بچی ہوئی۔ میرے شوہر نے نکاح کے بعد ہی اپنے لائف انشورنس اور گروپ انشورنس کے کاغذات میں میرا نام دے دیا تھا۔ اب میرا مسئلہ یہ ہے کہ (۱) مجھے یہ پیسہ چند دنوں میں ملنے والا ہے۔ میں شرع کی روشنی میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اس پیسے پر صرف میرا اور میری بچی کا حق ہے یا اس میں میرے شوہر کے والدین اور بھائی بہنیں بھی حقدار ہیں (۲) کیا شرعاً یہ جائز ہو گا کہ میں اب اپنے سسرال میں رہوں (۳) کیا میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں بچی کو ملانے کے لئے اپنے سسرال لے کر جاؤں (۴) شادی کے موقع پر مجھے جو زیورات ملے تھے کیا اب میں ان کی حقدار ہوں (۵) کیا اپنے بعد میں اس بات کا شرعی حق رکھتی ہوں کہ میں اپنی بچی کی پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری دادا' دادی اور چچا کے ہوتے ہوئے کسی اور کو سونپ دوں۔

بڑی مہربانی اس خط کا جواب جلد از جلد جوابی لفافے کے ذریعے دے کر میری پریشانیوں کو دور فرمایئے۔

ج:۔ (۱) آپ کے مرحوم شوہر کا کل ترکہ (۲۴) حصوں پر تقسیم ہو گا ان میں سے ۳ حصے آپ کے' ۴ حصے مرحوم کی والدہ کے' ۵ حصے مرحوم کے والد کے' اور ۱۲ حصے بچی کے ہیں۔ نقشہ تقسیم یہ ہے:۔

میت ۲۴

بیوہ	والدہ	والد	بیٹی
۳	۴	۵	۱۲

۲۔ آپ جہاں چاہے رہیں' دل چاہے عقد کر لیں۔

۳۔ ملانا تو چاہئے۔ یہ طے کر لیا جائے کہ آپ جایا کریں گی یا وہ آیا کریں گے۔

۴۔ جو زیورات میکے والوں نے یا شوہر نے آپ کو دیئے بطور ملکیت کے وہ تو آپ کے ہیں اور جو شوہر کی ملکیت تھی ان کو انہی ۲۴ حصوں پر تقسیم کیا جائے جو اوپر لکھ دیئے ہیں۔

۵۔ ۹ سال تک بچی کو اپنے پاس رکھ سکتی ہیں۔ ۹ سال کے بعد دادا کے سپرد کر دیجئے۔ وہ اس کی تعلیم و تربیت اور عقد کا انتظام کریں۔

سوالات

۱۔ کیا میں آنکھیں بند کر کے نماز پڑھ سکتا ہوں' کیونکہ دوران نماز شیطانی باتیں اور دنیاوی خیالات آتے ہیں لیکن آنکھیں بند کرنے سے ان پر قابو پا لیتا ہوں۔ کیا ایسے کر سکتا ہوں۔

ج:۔ نماز میں آنکھیں بند رکھنا اچھا نہیں۔ کبھی کبھی کھول لیا کریں۔

۲۔ چند مہینے ہوئے ہیں میں نے نماز شروع کی ہے باوقت یا قضا پانچ وقت پڑھ لیتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے پچھلی "گذری" نمازیں معاف کر دے۔ کیا وہ معاف ہو گئیں۔ یا پڑھنا ہوں گی۔

ج:۔ پڑھنی ہوں گی۔

۳۔ فجر کے وقت اٹھ نہیں سکتا اور عصر کے وقت کھیلنے جاتا ہوں اور یہ دونوں نمازیں بالترتیب ظہر اور مغرب کے ساتھ پڑھ لیتا ہوں یہ کیسا ہے قبول ہوں گی یا نہیں۔

ج: قضا کرنے کا گناہ ہو گا۔

۴۔ میری خواہش ہے کہ میں یوتین ٹیکساس آئیل کمپنی میں نوکری کروں کیونکہ وہاں سفارش یا رشوت نہیں چلتی اپنے پسینے کی کمائی ہے۔ حرام وغیرہ سے نفرت ہے حالانکہ میرے والدین چاہتے ہیں کہ میں کوئی کاروبار کروں وہ دکان کھولنا چاہتے ہیں جو مجھے پسند نہیں لیکن انہوں ساتھ میں وعدہ کیا ہے کہ جب تک دکان کھلے آپ کو نوکری مل جائے تو کر سکتا ہوں' برائے مہربانی اگر کوئی دعا ہو تو بتائیں یا میرے لئے دعاء کریں۔

ج:۔ روزانہ دو رکعت پڑھ کر دعاء کیا کریں کہ یا اللہ! میرے لئے دین و دنیا کے لحاظ سے جو کام بہتر ہو وہ میسر فرما دے۔

۵۔ کوئی ایسی سورۃ یا دعاء بتائیں جس سے شیطانی خیالات سے نجات پا سکوں۔

باقی صفحہ ۲۷ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبدالرحمن باوا

جلد: ۱۱ | ۱۳ تا ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ مطابق ۶ تا ۱۲ مارچ ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۳۹

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ۔۔۔۔ ۲
۲۔ نظم ۔۔۔۔ ۴
۳۔ اداریہ ۔۔۔۔ ۵
۴۔ اعتکاف ۔۔۔۔ ۷
۵۔ خصائص امت محمدیہ ۔۔۔۔ ۱۱
۶۔ سیدا کو اور رحمت کا نزول ۔۔۔۔ ۱۲
۷۔ پریس کانفرنس ۔۔۔۔ ۱۳
۸۔ اعتراضات کا جواب (قسط نمبر ۲) ۔۔۔۔ ۱۴
۹۔ ذکری مذہب ۔۔۔۔ ۱۷
۱۰۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔ ۲۲

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ
مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر
مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک
سالانہ ۔۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔۔ ۴۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔۔ ۳ روپے

چندہ بیرون ملک
غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۔۔۔۔ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: بریگیڈ شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: [illegible]

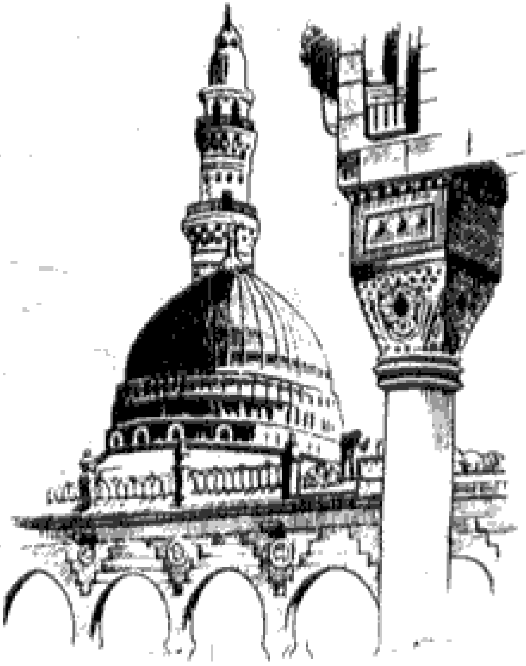

وہ جس نے توڑا ہے جھوٹی نبوتوں کا طلسم

سلام بحضور سیدنا ابوبکر صدیقؓ

حکیم سرو سہارنپوری

سلام گلشن اسلام کی بہار سلام
سلام دولت ایمان کے حصار سلام

سلام سر اطاعت کے راز دار سلام
سلام عشق محمدؐ کے بادہ خوار سلام

ملا ہے سبقت ایمان کا شرف تم کو
تمہاری سبقت ایمان پہ ہزار سلام

رفیق ہجرت خیر الانامؐ تم ہی تو ہو
ندیمؓ حضرت محبوبؐ کردگار سلام

مصاحبت کی فضیلت تمہارا حصہ ہے
سلام سرور عالمؐ کے یار غار سلام

رفاقت ابدی بھی تمہی نے پائی ہے
جوار گنبد خضری میں ہے مزار سلام

تمہیں نصیب ہوا ہے یہ قربتوں کا عروج
اس اوج قرب رسالتؐ پہ بے شمار سلام

رہا ہے بن کے سپر چہرہ رسالتؐ کی
احد کی جنگ میں صدیقؓ جانثار سلام

وہ جس کا سب سر وساماں ہوا نثار رسولؐ
تمہی تو ہو وہ زمانے میں مالدار سلام

تمہی ہو پہلے خلیفہؓ رسولؐ برحقؐ کے
اس افتخار خلافت پہ بار بار سلام

فلاح عام ملی آدمی کو امن ملا
تمہارے دور خلافت پہ بے شمار سلام

احدؐ ہو بدر ہو طائف ہو یا حنین وتبوک
تمہی ہو حب رسالتؐ کا شہکار سلام

وہ جس نے توڑا ہے جھوٹی نبوتوں کا طلسم
اس کی ایک ضربت عالی پہ بار بار سلام

یہی وظیفہ عالی ہے سرو میری نجات
سلام حضرت صدیقؓ پہ ہزار سلام

بشکریہ ہفت روزہ "ہلال" برائے مسلح افواج پاکستان
شمارہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۹۲ء

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس

تحریک ختم نبوت ۱۹۹۳ء اعلان لاہور

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اپنے اجلاس میں جو گذشتہ دنوں لاہور میں منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے راہنما شریک ہوئے۔ شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کا فیصلہ واپس لینے کے مسئلہ پر سخت احتجاج کیا اور حکومت کی مذہب سے بے اعتنائی‘ بے توجہی اور قادیانیت نوازی کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ یہ فیصلہ اس وجہ سے کیا گیا کہ گذشتہ ۱۳ر اکتوبر کو آل پارٹیز مجلس عمل نے وفاقی دار الحکومت میں احتجاجی پروگرام بنایا تھا جس میں جلسہ جلوس اور مظاہرہ کر کے حکومت کو یہ بتانا تھا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج پر پاکستان کے تمام مکاتب فکر متفق ہیں اس لئے یہ اضافہ فوری طور پر کیا جائے۔

چنانچہ جس دن احتجاجی پروگرام ہوا یعنی ۱۳ر اکتوبر کو اس سے ایک دن قبل وفاقی وزیر داخلہ جناب چوہدری شجاعت حسین نے مجلس عمل کے مرکزی قائدین سے رابطہ قائم کیا اور یہ باور کرایا کہ حکومت شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کرنے پر تیار ہے۔ مجلس عمل کے رہنماؤں نے چوہدری صاحب سے ملاقات کی اور متفقہ فیصلہ ہو گیا۔ اس خوشی میں ۱۳ر اکتوبر کو مرکزی جامع مسجد اسلام آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ کانفرنس کے مقررین اور عوام نے حکومت کے اس فیصلہ کو سراہا اور مبارک باد پیش کی۔

اس فیصلہ کا اثر ملک کی کسی اقلیت پر نہیں پڑتا سوائے قادیانیوں کے۔ اگر پڑتا ہوتا تو بھٹو دور حکومت میں ہی یہ مطالبہ شروع ہو جاتا کہ عیسائیوں اور دوسری اقلیتوں کے لئے الگ رنگ کے شناختی کارڈ بنائے جائیں۔ چونکہ ایسا نہیں تھا اس لئے یہ مطالبہ نہیں اٹھایا گیا۔ اس مطالبہ کی اصل وجہ یہی ہے کہ قادیانیوں کو جب سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا انہوں نے اس آئینی اور قانونی فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور وہ اس بہانے مسلم ممالک میں جا کر ان کے خلاف جاسوسی کرتے ہیں اور وہاں کے خفیہ راز اسرائیل اور امریکن سی آئی اے کو پہنچاتے ہیں۔

حرم شریف مسلمانوں کا مقدس ترین مقام ہے اس کے بعد مسجد نبویؐ ہے اور روضہ پاک تو انہیں وہاں کوئی داخل نہیں ہونے دے گا اس لئے یہ دھوکہ سے اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے ہی وہاں داخل ہو سکتے ہیں۔ حرم شریف میں کسی بھی قسم کے کافر کا داخلہ ممنوع ہے۔ جب وہاں کوئی کافر داخل نہیں ہو سکتا تو قادیانی نہ صرف یہ کہ کافر ہیں بلکہ مرتد اور زندیق بھی ہیں جن کے وہاں داخلے کو روکنا از حد ضروری ہے۔

پاسپورٹ کے ساتھ جو فارم داخل کرنا پڑتا ہے اس پر مذہب کا خانہ موجود ہے لیکن وہ فارم وزارت داخلہ میں رہ جاتا ہے جبکہ پاسپورٹ سے کسی کے مسلمان یا غیر مسلمان ہونے کا کوئی پتہ نہیں چلتا البتہ چونکہ شناختی کارڈ ہر شخص کے پاس ہوتا ہے اور وہ دیکھا بھی جاتا ہے اس لئے اس کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج ضروری ہے۔ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہو تو سعودی عرب میں داخل ہونے والے ہر پاکستانی کی بہ آسانی شناخت ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان ہے یا قادیانی۔

حرمین شریفین کے تقدس کا خیال کرنا‘ اس کی دیکھ بھال اور ہر طرح کی حفاظت کرنا اور کافروں‘ مشرکوں‘ مرتدوں اور زندیقوں سے اس کے تقدس کو پامال ہونے سے بچانا یہ صرف سعودی حکومت ہی کی ذمہ داری نہیں۔ ہر مسلمان خصوصاً" حکومت پاکستان کی بھی ذمہ داری ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے فرمایا ہے۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

یہ شعر قرآن کریم کی اس آیت کریمہ..... ان اول بیت وضع للناس للذی ببکہ مبارکا وھدی للعلمین ○ کا مفہوم ہے۔ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے.... بیشک سب سے پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو مکہ میں ہے‘ برکت والا اور ہدایت جہاں کے لوگوں کو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ مقدس گھر سب سے پہلے بنا۔ حتیٰ کہ بیت المقدس سے بھی پہلے۔ اسی لئے اسے جہان والوں کے لئے برکت و ہدایت کا مرکز قرار دیا گیا ہے۔ علامہ اقبال کا یہ کہنا کہ "ہم اس کے پاسباں ہیں" اس سے ظاہری صفائی مراد ہے اور پھر ان کا یہ کہنا کہ "وہ پاسباں ہمارا" اس سے باطنی صفائی مراد ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہاں ہدایت ہی ہدایت ہے کفر نہیں۔ وہ ہمارے لئے مشعل نور ہے۔ وہاں کا امام‘ وہاں کا خطیب‘ وہاں کا موذن‘ وہاں پر متعین عملہ ہدایت یافتہ ہی ہو گا۔ کافر و مشرک نہیں ہو گا۔ تو علامہ یہ فرما رہے ہیں کہ ہم اس کی ظاہری

حفاظت کرتے ہیں اس کی چوکیداری یا نگہبانی کرتے ہیں (اور یہ فریضہ وہاں کی حکومت انجام دے رہی ہے) اس کے بالمقابل ھدی للعلمین ہونے کی وجہ سے وہ چونکہ مرکز ہدایت ہے اس لئے ہر وہ شخص جسے کوئی گمراہ کردے یا وہ گمراہ ہوچکا ہو اور یہ کہتا ہو کہ میرا ہی مذہب' میرا ہی فرقہ سچا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ کعبتہ اللہ پر سوائے اہل سنت وجماعت کے کس کا کنٹرول ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ کعبتہ اللہ ہمارے ایمان کا پاسبان ہے۔

جب پاسبانی کی ذمہ داری ہماری بھی ہے اور کعبہ کی بھی ہے تو اللہ تعالیٰ تو کعبتہ اللہ کے ذریعہ ہمارے ایمان کی پاسبانی کر رہا ہے ہم اس کی پاسبانی کیوں نہیں کرتے۔ کافروں' مشرکوں' مرتدوں اور زندیقوں سے اس مرکز ہدایت کو بچانا یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کے عوام تو یہ چاہتے ہیں کہ خدا ہمیں اس کے چوکیداروں میں شامل کرلے حکومت نہیں چاہتی۔ اسی وجہ سے وہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھنے سے گریزاں ہے۔ باوجودیکہ فیصلہ ہوچکا ہے۔

اس فیصلہ کے بعد قادیانی مرزائی خود تو میدان میں آنہیں سکتے تھے انہوں نے بھنگیوں کو استعمال کرنا شروع کردیا۔ جلسے جلوس نکلنے لگے۔ علماء کے خلاف بد زبانی کرائی گئی' وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبد الستار خان نیازی کے پتلے جلائے گئے گویا شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے فیصلے کے خلاف تحریک کی قیادت بھنگیوں کو دیدی اور قادیانی مرزائی بھنگیوں کی قیادت میں جلسے جلوسوں اور مظاہروں کی رونقیں بڑھانے لگے۔ قادیانی مرزائی پیسے نے رنگ دکھایا۔ حکومت مرعوب ہوگئی اور فیصلہ واپس لے لیا گیا۔ اب اس نئے فیصلہ کے بعد پاکستان تو مسلم ملک ہوگا لیکن یہاں کے باشندوں کا شناختی کارڈ مسلمان نہیں ہوگا۔ کوئی بھی غیر مسلم شناختی کارڈ دکھا کر اپنے کو مسلمان ظاہر کرسکتا ہے حتیٰ کہ وہ حرم شریف میں بھی داخل ہوسکتا ہے۔

اسی صورت حال کی بناء پر آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کا اجلاس لاہور میں منعقد ہوا جس میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ ہمیں اجلاس کے اصل فیصلہ کی رپورٹ نہیں ملی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اجلاس میں مندرجہ ذیل جماعتوں اور ان کے رہنماؤں نے شرکت کی:۔

۱۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ...... امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ مولانا اللہ وسایا...... ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
۲۔ مولانا عبد الستار خان نیازی...... وفاقی وزیر مذہبی امور۔ جمعیت علماء پاکستان
۳۔ جناب کے ایم اظہر (ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل)...... جنرل سیکرٹری' میجر جنرل ریٹائرڈ ایم ایچ انصاری...... جمعیت علماء پاکستان (نورانی)
۴۔ سینٹر جناب قاضی حسین احمد...... امیر جماعت اسلامی پاکستان
۵۔ پروفیسر ساجد میر صاحب...... سربراہ متحدہ جمعیت اہل حدیث پاکستان
۶۔ مولانا احمد علی صاحب قصوری...... جنرل سیکرٹری پاکستان عوامی تحریک
۷۔ حضرت مولانا محمد اجمل قادری...... جمعیت علماء اسلام
۸۔ جناب عبد الرؤف ملک...... متحدہ علماء کونسل
۹۔ مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے...... سپاہ صحابہ پاکستان

ان کے علاوہ متعدد دینی وسیاسی شخصیات نے شرکت کی۔ اجلاس میں شریک تمام علماء نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ اگر شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کے اندراج کا فیصلہ واپس لیا گیا تو حکومت کے خلاف بھرپور تحریک چلائی جائے گی جس میں پارلیمنٹ کا گھیراؤ بھی شامل ہے۔ یہ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت ہوا۔

ہماری تجویز ہے کہ چونکہ ماہ رمضان المبارک قریب ہے جس میں عام طور پر ہر قسم کی سرگرمیاں بند ہوجاتی ہیں اس لئے حکومت کو عید تک مہلت دیدی جائے۔ اگر حکومت اس عرصہ میں مطالبہ تسلیم نہیں کرتی تو عید کے بعد کراچی سے لے کر خیبر تک ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں اور سب سے آخر میں اسلام آباد میں کانفرنس اور مظاہرے کا پروگرام رکھا جائے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ اس عرصہ میں حکومت کی عقل بھی ٹھکانے آجائے گی اور شناختی کارڈ کے مسئلہ پر دوٹوک اور واضح اعلان کردے گی۔

ذکریوں کے مصنوعی حج پر پابندی لگائی جائے

۱۹۷۳ء کی آئینی ترمیم کی رو سے کوئی آدمی کسی بھی شخص کو کسی بھی معنی میں نبی یا مصلح مانتا ہے (جیسے قادیانی یا لاہوری مرزائی) وہ شخص کافر اور غیر مسلم ہے۔ ذکری مذہب بھی مرزائیوں ہی کی طرح کا ایک الگ مذہب ہے جو ملا محمد اٹکی کو نبی' مہدی' خاتم الانبیاء اور افضل الرسل سمجھتا ہے۔ ذکریوں کی شریعت الگ ہے' ان کا کلمہ الگ ہے' حج بیت اللہ ان کے نزدیک منسوخ ہے اور اس کی جگہ تربت مکران میں کوہ مراد کا مصنوعی' بناوٹی اور خود ساختہ حج ہے' نماز کی ان کے نزدیک کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ ذکر ہے۔

ذکریوں کے تمام عقائد و نظریات اور شریعت تک جدا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان بلوچوں اور ان کے درمیان تصادم اور فسادات کی نوبت بھی آتی رہتی ہے۔ بلوچ قوم ایک بہادر اور غیرت مند مسلمان قوم ہے جو حضور سرکار دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار ہیں۔ ان کے نزدیک یہ بات ناقابل برداشت ہے کہ کوئی شخص آنحضرتؐ کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کا مذاق اڑایا جائے اور اس کے مقابلے میں ایک جدید قسم کی شریعت کی تشہیر و تبلیغ کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ بلوچ قوم کی اکثریت ذکریوں کی سخت ترین مخالف ہے۔

ذکری ہر سال رمضان کے مہینہ میں کوہ مراد پر حج کے لئے جاتے ہیں جو غیور بلوچ مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اسی وجہ سے ہر سال رمضان کے مبارک مہینے میں جھگڑے فساد کی نوبت آجاتی ہے۔ جب مسلمان اس مصنوعی حج کو رکوانے کے لئے میدان میں آتے ہیں تو انتظامیہ ذکریوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے مسلمانوں کو پکڑ کر جیلوں میں ٹھونس دیتی ہے۔ اب ذکریوں کے مصنوعی حج کے دن قریب آرہے ہیں۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ جب ۷۳ء کے دستور کے لحاظ

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی شخص کو نبی یا مصلح ماننا کفر ہے تو ذکری اس سے مستثنیٰ کیوں ہیں وہ نہ صرف جدید نبی کے قائل ہیں بلکہ ان کی شریعت بھی جدا ہے۔

اس لئے ہمارا حکومت بلوچستان اور وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ بلوچستان میں ہر سال رمضان المبارک میں جو نقص امن کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے اس کا حل یہی ہے کہ ذکریوں کی غیر مسلم حیثیت کو تسلیم کیا جائے اور کوہ مراد پر ان کے ہونے والے مصنوعی حج پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے۔

اعتکاف

مترجم: عبدالرشید ایم اے

اعتکاف کیا ہے؟

اعتکاف کے معنے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے مسجد میں گوشہ نشین ہو جانے کے ہیں۔ یہ گوشہ نشینی چاہے محض چند لمحوں کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔

اعتکاف کے مقاصد و فوائد

اعتکاف کا انعام عظیم ہے۔ محض یہ حقیقت ہی اس کی خوبی کی وضاحت کے لئے کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہمیشہ کیا ہے۔ مسجد میں اعتکاف کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی اپنی اغراض کے لئے کسی بڑی ہستی کے پاس اپیل کرنے کے لئے گیا ہو اور اس کی منظوری تک وہاں رہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے

"اے اللہ تعالیٰ میں نے اپنی عاجزانہ التجا آپ کی خدمت عالی میں پیش کر دی ہے اور آپ کی سخاوت پر ایمان رکھتا ہوں اور تاوقتیکہ آپ کی ذات عالی میری التجا منظور نہیں فرمالیتی میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔"

جب کوئی ہمارے در پر مانگنے کے لئے آجاتا ہے اور جب تک اس کی التجا منظور نہ کرلی جائے جانے سے انکار کر دیتا ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انتہائی کنجوس شخص بھی آخر کار اس کی التجا قبول کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

علامہ ابن قیمؒ اعتکاف کی اہمیت کی وضاحت میں لکھتے ہیں کہ اس گوشہ نشینی کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ پاک کے ماسوا ہر ایک کا خیال دل سے نکال دیا جائے اور اکیلی اس کی ذات سے دل جڑ جائے اور اس طرح سے خالق کے ساتھ روح کا تعلق مستحکم ہو جائے۔ اللہ پاک کی خصوصی توجہ و حمایت حاصل کرنے کے لئے تمام دنیاوی تعلقات کٹ جاتے ہیں۔ تمام خیالات' خواہشات' پیار و محبت صرف اللہ واحد کے لئے وقف ہو جاتے ہیں۔ اس سعی کے انعام میں اللہ پاک کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ ایسی محبت و دوستی جو قبر کی تنہائی میں بھی ساتھی ہوگی جب کوئی شخص یہ تعلق استوار کر لیتا ہے تو اس کے قبر میں گزارے ہوئے وقت کے وجد و انبساط کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

مراقی الفلاح کے مصنف لکھتے ہیں اگر اعتکاف صحیح اور خلوص سے ادا کیا جائے تو یہ بڑی بابرکت چیز ہے۔ اس کے جملہ نفع و فوائد کا پوری طرح احاطہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ درحقیقت اعتکاف میں یہ ہوتا ہے کہ ماسوائے اللہ عزوجل کے دنیا کی ہر چیز دل سے نکل جاتی ہے۔ اس خالق کے خیال کے سوا جس کے در پر حقیقتاً ہماری زندگی پوری کی پوری گزرتی ہے۔ اعتکاف میں ہر لحہ عبادت میں گزرتا ہے۔ سوتے میں بھی وہ اس کی خدمت میں ہوتا ہے کیونکہ اس کی قربت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے سوتا ہے۔ اللہ عزوجل (حدیث شریف کے مطابق) فرماتا ہے۔

"جو میری طرف گز بھر آتا ہے میں اس کی طرف دو گز آتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔"

متعدد احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ اعتکاف کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ رمضان کے دوران لیلۃ القدر کو تلاش کیا جائے۔ اس سے بہتر بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ تمام وقت سوتے جاگتے' عبادت میں رہا جائے اور ۸۳ سال اور ۴ ماہ کی عبادت کا ثواب ملے۔ مزید براں اعتکاف میں آدمی روز مرہ کے کاموں سے فارغ ہوتا ہے اور اس طرح تمام وقت ذکر اللہ (اللہ عزوجل کی یاد) اور مراقبہ میں گزارتا ہے۔

اعتکاف کی نیکی

یہاں اعتکاف کی پوری توصیف کرنا اس باب کو غیر ضروری طور سے طویل کرنے کے مترادف ہے لہٰذا چند احادیث شریف بیان کی جاتی ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص اعتکاف ادا کرتا ہے وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے واقعی اسی طرح سے انعام دیا جائے گا جو اچھے کام کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ (اگرچہ مسجد میں معتکف ہونے کی وجہ سے اس نے وہ کام نہ کئے ہوں)"

رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں معتکف رہنے کی وجہ سے اعتکاف کرنے والا غیر ارادی طور سے سرزد ہونے والے گناہوں سے مکمل طور پر محفوظ رہتا ہے اور اس اعتکاف کی وجہ سے اگر کوئی کسی اچھے کام مثلاً" نماز جنازہ' تدفین' بیماروں کی عیادت وغیرہ سے قاصر رہتا ہے تو اسے ان کی ادائیگی کے بغیر بھی ان کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ ایک اور طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو کوئی اپنے کسی بھائی کے ضروری کام کو انجام دینے میں مشغول ہوتا ہے اس کی یہ خدمت دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہوتی ہے اور جو کوئی ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں پیدا کر دے گا اور ایک خندق کی چوڑائی جنت اور دنیا کی مسافت جتنی ہوگی۔"

(الطبرانی' بیہقی)

علامہ شعرانیؒ کشف الغمہ میں حدیث شریف بیان کرتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جو کوئی رمضان کے دس دنوں کا اعتکاف کرتا ہے اسے دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملتا ہے اور جو کوئی مغرب سے عشاء تک معتکف ہوتا ہے اور سوائے نماز ادا کرنے کے اور قرآن شریف کی تلاوت کرنے کے کوئی دیگر کام نہیں کرتا ہے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں جگہ بنائے گا۔"

شرائط اعتکاف

حسب ذیل شرائط اعتکاف ہیں۔

۱۔ مسلمان ہونا۔

۲۔ عاقل ہونا۔

۳۔ جنابت (حدث اکبر) حیض (ماہواری) اور نفاس (بچے کی پیدائش کے بعد خون آنا) سے پاک صاف ہونا۔

۴۔ مسجد میں اعتکاف ادا کرنا (مردوں کے لئے)

۵۔ اعتکاف کی نیت کرنا۔

۶۔ واجب و سنت اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا۔

مسئلہ: خواتین گھر میں اعتکاف کر سکتی ہیں۔ اعتکاف کرنے کے لئے سن بلوغ پر پہنچنا ضروری نہیں ہے لہٰذا کوئی عقلمند بچہ (لڑکی یا لڑکا) اعتکاف ادا کر سکتا ہے۔

اعتکاف کی قسمیں

۱۔ واجب اعتکاف

جب کوئی شخص اسے اپنے اوپر ضروری کرلیتا ہے تو پھر یہ لازمی ہوجاتا ہے مثلاً" جب کوئی شخص اللہ پاک سے عہد کرلیتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل اس کی فلاں خواہش پوری کرے گا تو اس کے شکرانے میں وہ اتنے دن اعتکاف کرے گا اس صورت میں جس لمحے اس کی خواہش پوری ہوتی ہے اعتکاف لازمی ہوجاتا ہے یا کوئی شخص غیر مشروط عہد کرتا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ اتنے دنوں کے لئے اس پر اعتکاف واجب ہے تو اس صورت میں اسی لمحے سے اس پر اعتکاف ضروری ہوجاتا ہے۔

واجب اعتکاف ایک رات اور ایک دن سے کم کا نہیں ہوسکتا ہے اور روزہ رکھ کر ادا کیا جاتا ہے قطع نظر اس کے کہ روزہ اسی مقصد کے لئے رکھا گیا ہو یا نہیں۔

اگر نیت کچھ دن کے لئے ہو تو ایسی صورت میں اتنی ہی راتیں بھی اعتکاف میں گزارنی ہوں گی۔ اس طرح اعتکاف سورج غروب ہونے سے پہلے سے شروع ہوگا اور مقررہ دن پورے ہوجانے کے بعد سورج غروب ہونے پر ختم ہوگا۔ اسلامی شمار میں رات دن سے قبل آتی ہے۔

قضاء

اگر یہ واجب اعتکاف مقررہ دنوں کے لئے شروع کیا ہے اور اس مدت کے پورا ہونے سے قبل ٹوٹ گیا ہے تو ایسی صورت میں انہی دنوں کی قضا کی جائے گی (مثلاً" جمعہ، ہفتہ و اتوار) ایسی صورت میں کہ مقررہ دنوں کے لئے نیت نہیں کی گئی تو پورے دنوں کی قضا کرنی چاہئے۔

۲۔ سنت اعتکاف

اس اعتکاف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرمایا کرتے تھے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران آپؐ نے ہر سال سے ادا فرمایا ہے۔ اس اعتکاف کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کے آخری دس دنوں میں خود کو سب سے جدا کرکے مسجد میں فروکش ہوجائیں۔ یہ اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر محلے میں سے چند اشخاص اسے ادا کردیتے ہیں تو باقی سب کی طرف سے ادا ہوجاتی ہے اگر کوئی ادا نہیں کرتا تو اس علاقہ کے جملہ مسلمان گناہگار ہوتے ہیں کہ انہوں نے اس سنت سے غفلت برتی۔

نیت

اس سنت اعتکاف کے لئے یہ نیت ہے کہ اس غرض کے لئے اعتکاف کرنے کو منتخبہ مسجد میں بیسویں رمضان کا سورج غروب ہونے سے قبل مصمم ارادہ کیا جائے۔ جب ۲۹ یا ۳۰ رمضان کو چاند دیکھے گا اس وقت یہ ختم ہوگا۔

اعتکاف کے لئے کوئی مقررہ نماز نہیں ہے البتہ یہ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد مغرب کی نماز تک کوئی نفل نہیں پڑھی جائے گی۔

قضاء

بعض علماء کے نزدیک اس اعتکاف کے لئے اگر کسی وجہ سے ٹوٹ جائے تو کسی قضاء کی ضرورت نہیں ہے جبکہ بعض کا خیال ہے کہ قضا کی ادائیگی ہونی چاہئے لہٰذا احتیاطاً" چھوٹے ہوئے دنوں کی قضا کرلینی چاہئے۔

۳۔ نفل اعتکاف

نفل اعتکاف کے لئے کوئی خصوصی وقت یا دنوں کی مخصوص تعداد نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص کسی بھی تعداد میں دنوں یا پوری زندگی تک کے لئے کسی بھی وقت نیت کرسکتا ہے۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن سے کم نہیں ہونا چاہئے لیکن امام محمدؒ کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔ یہ محض چند سیکنڈ (لمحوں) کا بھی ہوسکتا ہے۔ اسی رائے پر فتویٰ ہے۔ اس اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہیں ہے۔

نیت

مسجد میں آنے والوں کے لئے یہ مستحب (پسندیدہ) ہے کہ وہ مسجد میں قیام کے وقت کے لئے اعتکاف کی نیت کرلے۔ اس طرح سے جب تک وہ عبادت میں مصروف رہے گا اسے اعتکاف کی جزا و ثواب بھی ملتی رہے گی۔

خصوصی انعام

ہر ایک کے لئے یہ ہدایت ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور جماعت میں شریک ہونے کو آتے وقت اعتکاف کی نیت کرلے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جب تک وہ نماز' ذکر' مذہبی وعظ سننے میں مصروف رہے گا اسے اعتکاف کا بھی ثواب ملتا رہے گا اور اس طرح سے وہ دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔

قضاء

نفل اعتکاف کے لئے قضا نہیں ہے فرض کیجئے ایک گھنٹہ نفل کی نیت کی گئی ہے جبکہ مسجد میں صرف چند منٹ گزرتے ہیں تو مسجد سے نکلتے ہی اعتکاف ختم ہوجائے گا۔

اعتکاف کہاں کرنا چاہئے

وہ مقام جہاں اعتکاف کا سب سے زیادہ ثواب ملتا ہے وہ مسجد الحرام (بیت اللہ شریف) مکہ معظمہ میں ہے۔ دوسری سب سے زیادہ ثواب والی جگہ مسجد نبویؐ مدینہ منورہ میں ہے اور پھر بیت المقدس یروشلم آتا ہے۔ اس کے بعد اپنے شہر کی جامع مسجد اور آخر میں (لیکن اہمیت میں کم نہیں) گھر کے نزدیک والی مسجد۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ مسجد ایسی ہونی چاہئے جس میں پنج وقتہ نماز ادا کی جاتی ہے جبکہ امام یوسفؒ اور امام محمدؒ اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ شریعت کے مطابق کسی بھی مسجد میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔

خواتین کا اعتکاف

خواتین کو اپنے گھروں کی مسجدوں میں اعتکاف کرنا چاہئے۔ بہرکیف' جس گھر میں مسجد نہ ہو اور اعتکاف ادا کرنے کی نیت ہو تو عموماً" جس کمرے میں نماز ادا کی جاتی ہے اسے اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر خواب گاہ میں نماز ادا کی جاتی ہے تو اس میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ گھریلو کام کاج بیٹیوں یا نوکروں کو کرنے چاہئے جبکہ معتکف کو مسلسل اپنے کمرہ میں عبادت میں رہنا چاہئے۔

خواتین کے لئے اعتکاف بہت ہی آسان ہے کیونکہ وہ اپنے ہی گھر کے کمرہ میں رہتے ہوئے اعتکاف کا عظیم ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ اس آسانی کے باوجود ہماری خواتین کی اکثریت اعتکاف کی برکت سے محروم رہتی ہے۔ اس سنت سے عموماً" اتنی لاپرواہی برتی گئی ہے کہ بہت سی خواتین نے اس بارے میں سنا تک نہیں ہے۔

معتکف خواتین کے لئے مزید قواعد

عمومی قواعد کے علاوہ جن کا اطلاق مردوں پر ہوتا ہے۔ کچھ ایسے قواعد بھی ہیں جن کا اطلاق صرف عورتوں پر ہوتا ہی۔

۱۔ خاتون اس کمرہ میں اعتکاف کرسکتی ہے جس میں وہ روزانہ نماز ادا کرتی ہے یا جو جگہ اعتکاف کے لئے مقرر کرے یہ اپنی سہولت کے مطابق کرسکتی ہیں۔

۲۔ اعتکاف کے لئے خاتون کو اپنے شوہر سے اجازت ضروری لے لینی چاہئے۔ جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اعتکاف میں بیٹھنے کی اجازت دے دے تو وہ اسے واپس نہیں لے سکتا۔

۳۔ اگر اعتکاف کے دوران اسے کوئی کھانا دینے والا نہ ہو تو خاتون کو اجازت ہے کہ وہ جلد سادہ سا کھانا تیار کرلے۔

۴۔ اگر دوران اعتکاف خاتون کو حیض (ماہواری) یا نفاس (بچے کی پیدائش کے بعد خون آنا) شروع ہوجائے تو اعتکاف ختم ہوجاتا ہے۔ پاک ہونے کے بعد بقیہ دنوں کی قضا کرنی ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اگر اعتکاف واجب یا سنت ہے جن کے لئے مقررہ دن پورے کرنے کی نیت کی گئی تھی۔

۵۔ اس صورت میں کہ اعتکاف واجب تھا اور اس کے لئے مقررہ دنوں کی نیت نہیں کی گئی تھی تو ایسی صورت میں اسے پورے اعتکاف کی قضاء کرنی ہوگی۔

۶۔ قضاء اعتکاف کے لئے اسے مغرب سے پہلے شروع کرنا ہوگا اور رات کو شمار کیا جائے گا۔ اس کے بعد دن شروع ہوگا۔ شریعت کی شمار میں رات دن سے پہلے آتی ہے۔

۷۔ خاتون کو اعتکاف میں اپنے بستر پر سونے اور کرسی پر بیٹھنے نیز تھوڑی دیر کے لئے کمرہ کے اندر چہل قدمی کرنے اور اس طرح اعصاب کو سکون پہنچانے کی اجازت ہے۔

مسجد

رقبہ مسجد میں وہ سب مقامات ہیں جو کہ عمارت کی تعمیر کے وقت مقرر کئے گئے یا بعد میں شامل کئے گئے۔ یہ مسجد کے متولی سے پہلے ہی معلوم کر لینے چاہئیں۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ اعتکاف کی بنیاد ہی اس چیز پر ہے کہ مسجد کے پاک رقبہ کے اندر رہا جائے اگر متولی رقبہ کی وضاحت کرنے سے قاصر ہو تو پھر یہ بہتر ہے کہ دروازوں کے اندر مسجد کی اصل عمارت میں ہی رہا جائے۔ خواتین کو پورے کمرہ کو مقام اعتکاف بنا لینا چاہئے اس کے کمرہ کا دروازہ حد سمجھا جائے گا۔

معتکف کب مسجد یا اعتکاف کی جگہ سے جاسکتا ہے

مسجد کی تعریف میں آنے والے رقبہ سے حسب ذیل وجوہ کی بناء پر معتکف باہر جاسکتا ہے۔ اگر مندرجہ ذیل کے علاوہ کسی بھی دیگر وجہ سے معتکف باہر گیا تو اس کا اعتکاف فوراً ہی ٹوٹ جائے گا۔

ا۔ جب ضروری ہو رفع حاجت کے لئے باہر جاسکتا ہے۔

۲۔ وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں وضو کرنے کے لئے جاسکتا ہے۔ باوضو ہونے کی صورت میں مزید وضو کرنے کے لئے مسجد چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ جب ان ضروریات کے لئے مسجد سے باہر ہو تو اسے سلام و دعا کرنے کی اجازت ہے۔

۳۔ احتلام کی صورت میں واجب غسل کرنے کے لئے جاسکتا ہے۔ اگر کوئی گرمیوں کے دن میں نہانے یا جمعہ کے لئے غسل کرنے کو مسجد سے چلا جائے گا تو اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ جس وقت وضو کے لئے گیا ہو اسی وقت میں صفائی ستھرائی کرنے کی اجازت ہے یعنی بطور صفائی جسم پر پانی ڈال سکتا ہے لیکن مسجد سے وضو کے لئے گیا ہو خاص غسل کی نیت سے نہ گیا ہو اگر غسل واجب ہو تو وہ فوری اور ضرور کرنا چاہئے نیز ناپاک کپڑے فوراً مسجد سے ہٹا دیئے جائیں اور وہ واجب غسل کے بعد مسجد میں نہ لائے جائیں۔

نماز جمعہ اگر اس مسجد میں نہ ہوتی ہو تو اس کے لئے جاسکتا ہے۔ جمعہ کے لئے خطبہ سے قبل جانے کی اجازت ہے اتنا پہلے جائے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت جمعہ سے قبل ادا کرلے۔ جمعہ کی نماز کے بعد سنت رکعتیں پڑھ کر فوراً واپس آجائے۔

۴۔ جب ان ضروریات کے لئے جائے تو لازمی وقت سے زائد صرف نہ کرے۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے واپس آجائے اور کسی سے بات نہ کرے۔ اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب ہے۔

اعتکاف کی جگہ سے نہیں جاسکتا ہے

حسب ذیل وجوہ کی بناء پر معتکف کو مسجد کے رقبے کو چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر وہ بالارادہ یا بلا ارادہ چند سیکنڈ کے لئے بھی چلا جاتا ہے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

ا۔ اگر بیماری یا خوف کی وجہ سے چلا جائے۔

۲۔ اگر بیماری کی عیادت کرنے کے لئے چلا جائے۔

۳۔ اگر نماز جنازہ پڑھنے کے لئے چلا جائے۔

۴۔ مسجد کے باہر کے علاقہ میں اگر کسی ڈوبتے کو بچانے یا آگ بجھانے کے لئے چلا جائے۔

۵۔ اگر ہاتھوں کو دھونے، غرارہ کرنے، تھوکنے یا دانت صاف کرنے کے لئے چلا جائے۔ یہ سب کام وضو کرتے ہوئے کر لینے چاہئیں۔

۶۔ اگر پانی کا گلاس لینے کے لئے چلا جائے یا کھانا لینے چلا جائے۔

۷۔ اگر مسجد کے علاقہ سے باہر نگہبان کے کام میں مدد دینے کے لئے چلا جائے۔

اعتکاف کے دوران اجازت ہے

دوران اعتکاف مسجد کے اندر حسب ذیل کی اجازت ہے۔

ا۔ کھانے اور سونے کی اجازت ہے۔

۲۔ کپڑے تبدیل کرنے کی اجازت ہے۔

۳۔ ناخن کاٹنے اور مونچھیں کترنے کی اجازت ہے۔

۴۔ اگر دوسروں کی نماز میں حرج نہ ہو تو قرآن پاک، تسبیح یا ذکر بلند آواز کرنے سے اجازت ہے۔

مذہبی گفتگو، لیکچر اور قانونی معاملات میں بات چیت کی جاسکتی ہے۔

مکروہات اعتکاف، جن کی اجازت نہیں ہے

اعتکاف کے دوران حسب ذیل کاموں کی اجازت نہیں ہے۔

ا۔ چغلی یا جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں ہے۔

۲۔ عبادت سمجھ کر خاموش رہنے کی اجازت نہیں ہے۔

۳۔ داڑھی مونڈھنے کی اجازت نہیں ہے۔

۴۔ کاروباری مشاغل یا دیگر دنیاوی معاملات میں دلچسپی لینا منع ہے۔

۵۔ ہنسی مذاق اور فضول بات چیت کرنا بھی منع ہے۔

دوران اعتکاف کیا کرنا چاہئے

اعتکاف میں جو وقت بھی صرف کرے اسے عبادت میں صرف کرے۔ یہ وہ موقعہ ہے جبکہ مکمل طور سے متوجہ ہونے کا موقعہ میسر آیا ہے جو عام زندگی میں میسر نہیں آتا ہے۔ فرض نماز بغیر کسی ہچکچاہٹ کے انتہائی انکساری اور انہماک سے ادا کرنی چاہئے۔ تمام نمازیں پہلی صف میں ادا کرنا بہتر ہے۔ اس کے بعد سب سے بہتر کام تلاوت قرآن پاک، پھر دعا استغفار اور نفل نماز ادا کرنا ہے۔

تلاوت قرآن پاک

بلاشبہ قرآن مجید اور رمضان کے مابین انتہائی ربط ہے۔ اس ماہ مبارک میں اللہ عزوجل کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ لہٰذا سنت اعتکاف میں سب سے بہتر کام بعد نماز فرض اللہ عزوجل کی آخری کتاب برائے انسانیت، قرآن مجید ہے۔ سنت اعتکاف کے دوران قرآن پاک کے ختم کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

دعا

اعتکاف عرض و معروض کرنے، اللہ عزوجل سے التجا کرنے، ضروریات پوری کرنے کی استدعا کرنے، مغفرت طلب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

"دعا عبادت کی روح ہے۔" جس حد تک ممکن ہو سکے گناہوں کی بخشش کے لئے سید الاستغفار کا ورد کیا جائے۔

شداد بن اوسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار پڑھا کرو۔

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدک و انا علی عھدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت و ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت○

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو کوئی اسے صدق دل اور خلوص سے دن میں پڑھے اور شام ہونے سے پہلے گزر جائے تو بلاشک وہ جنتیوں میں ہوگا اور جو کوئی اسے رات کو صدق دل اور خلوص سے پڑھے گا اور صبح ہونے سے قبل مرجائے گا وہ بے شک لامحالہ جنت میں جائے گا۔"

عمومی نوعیت کی دعاؤں کے لئے یہ بہتر ہے کہ کوئی مستند دعاؤں کی کتاب لے لی جائے۔ اس سلسلہ میں "اوراد فضلیہ" بہترین ہے۔

مقررہ اوقات پر حسب ذیل نفل نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مکروہ اوقات میں نماز ادا نہ کی جائے یعنی جب سورج نکل رہا ہو، عین دوپہر یا جب سورج غروب ہو رہا ہو فجر کی نماز کے فرض کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی فرض رکعتوں کے بعد مغرب کے وقت تک کوئی نفل نماز نہ پڑھی جائے۔

نماز تحیۃ الوضو

جب بھی وضو کریں دو رکعت نماز تحیۃ الوضو کی ادا کرلیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

"تم میں سے جو کوئی توجہ سے وضو کرتا ہے اور خلوص دل کے ساتھ اور پوری توجہ سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔"

نماز اشراق

نماز جر کے بعد اسی جگہ بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت، درود، ذکر وغیرہ کرتے رہنا چاہئے اور جب تک سورج پوری سے (تقریباً ۲۰ منٹ سورج نکلنے کے بعد) نہ نکل آئے دنیاوی باتوں میں مشغول نہیں ہونا چاہئے بلکہ دو یا چار رکعت نماز

اشراق ادا کرنی چاہئے۔ اس کا ثواب ایک حج اور عمرہ کے برابر ہے۔ یہ نماز دنیاوی کاموں میں مشغول ہونے کے بعد بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ لیکن ثواب کم ہوگا۔

نماز ضحی

نصف صبح کے بعد جبکہ سورج کی شعاعوں میں حدت آجائے دو تا بارہ رکعت پڑھی جاتی ہیں اس نماز کا بھی بڑا ثواب ہے۔ اسے نماز چاشت بھی کہتے ہیں۔ اسے نصف دن تک ادا کیا جاسکتا ہے۔

نماز اوابین

نماز مغرب کے فرض اور سنت رکعتوں کے بعد کم از کم چھ رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ رکعتیں ادا کی جاتی ہیں اس نماز کا وقت نماز عشاء تک رہتا ہے۔

نماز تہجد

نصف شب کے بعد فجر کے وقت تک یہ نماز ادا کی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل اس نماز سے بہت خوش ہوتے ہیں لہٰذا یہ نماز تمام نفل نمازوں میں سب سے زیادہ ثواب کی حامل ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو کہ اس نماز کے لئے رات کو اٹھ سکیں وا سے عشاء کے بعد بھی ادا کیا جاسکتا ہے لیکن ثواب اتنا نہیں ہوگا۔ نماز تہجد میں چار سے بارہ رکعت پڑھی جاتی ہیں۔

نماز تسبیح

یہ نماز چار رکعتوں پر مشتمل ہے جس میں تین صد بار تسبیح پڑھی جاتی ہیں۔

"سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر"

ثناء کے بعد سورۃ فاتحہ سے قبل پندرہ بار اس تسبیح کو پڑھنا چاہئے۔ پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھنے کے بعد دس دفعہ پڑھ کر رکوع میں چلا جانا چاہئے۔ رکوع کی تسبیح سبحان ربی العظیم تین دفعہ پڑھنے کے بعد اس تسبیح کو دس دفعہ پڑھنا چاہئے پھر رکوع سے سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھا کھڑا ہوجائے اور قومہ میں اس تسبیح کو دس دفعہ پڑھے پھر ہر سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنے کے بعد اس تسبیح کو دس دفعہ پڑھے اور اسی طرح سے اسے دس دفعہ جلسے میں پڑھے جو دونوں سجدوں کے درمیان کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے بقایا رکعتیں پوری کی جاتی ہیں۔ اس طرح کل تعداد چار رکعت میں تین صد ہوجائے گی۔ وما توفیقی الا باللہ

انگریزی رسالے کا یہ ترجمہ واٹروال اسلامک انسٹی ٹیوٹ جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔

اعتکاف کے احکام و مسائل

۱۔ واجب اعتکاف کم سے کم ایک دن کا ہوسکتا ہے۔ زیادہ جس قدر نیت کرے۔ واجب اعتکاف کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم سے کم ایک دن ہے۔ اس لئے ایک دن سے کم مثلاً" دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منت ماننا صحیح نہیں۔ سنت اعتکاف رمضان کے آخری عشرے میں ہوتا ہے اور نفل اعتکاف کے لئے نہ کوئی وقت مقرر ہے نہ ایام کی تعداد۔

۲۔ واجب اعتکاف فاسد ہوجائے تو اس کی قضاء واجب ہے اگر نذر کے ایام متعین نہ ہوں تو کل ایام کی ورنہ صرف ان دنوں کی جن میں اعتکاف فاسد نہ ہو' سنت اعتکاف کی قضا بعض کے نزدیک واجب نہیں اور بعض نے واجب کہا ہے۔ اسی میں احتیاط ہے۔ صرف ان دنوں کی قضا کرے جن میں اعتکاف فاسد ہوا۔ نفل اعتکاف کی قضاء واجب نہیں۔

۳۔ واجب اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اگر کوئی یہ نیت بھی کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اس کے لئے روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اسی وجہ سے اگر کوئی شخص صرف رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دن کی تو پھر رات طبعاً" اور ضمناً" داخل ہوجائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً" بھی داخل نہ ہوگی۔ (اور صرف دن ہی کا اعتکاف واجب ہوگا۔ یعنی صبح صادق سے غروب (آفتاب تک) سنت اعتکاف میں چونکہ روزہ ہوتا ہی ہے اس لئے اس کے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں۔

امام ابوحنیفہؒ سے ظاہر الروایتہ یہ ہے کہ نفلی اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے۔ صاحبین کا قول بھی یہی ہے۔

۴۔ روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے مثلاً" کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔

۵۔ جس ضرورت کے لئے مسجد سے باہر جائے اس سے فارغ ہونے کے بعد قیام نہ کرے فوراً" واپس آجائے۔

۶۔ جہاں تک ممکن ہو اسی جگہ اپنی ضرورت پوری کرے جو اس کے معتکف سے زیادہ قریب ہو مثلاً" اگر پاخانہ کے لئے جائے اور اس کا گھر دور ہو اور اس کے کسی دوست کا گھر مسجد کے قریب ہو تو وہیں جائے۔ ہاں اگر اس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو اور دوسری جگہ جانے سے اس کی حاجت رفع نہ ہو تو پھر اپنے گھر جانا جائز ہے۔ مثلاً" معتکف کے دو مکان ہوں' ایک تو اعتکاف کی جگہ سے قریب ہو اور دوسرا دور تو قریب والے مکان میں حاجت رفع کرنا ضروری ہے۔

۷۔ عورت کو بھی اعتکاف کی جگہ سے فقط پیشاب پاخانہ یا کھانے پینے کی مجبوری سے اٹھنا درست ہے (اگر کوئی کھانا پانی دینے والا ہو تو اس کے لئے بھی نہ اٹھے) ہر وقت اسی جگہ رہے اور وہیں سوئے۔ بہتر یہ ہے کہ بیکار نہ رہے۔ قرآن کی تلاوت نفل نمازوں تسبیحوں وغیرہ میں مشغول رہے۔

۸۔ نفلی اعتکاف میں عذر یا بلا عذر باہر نکلنے میں کچھ حرج نہیں۔

۹۔ معتکف کو ضرورت کے وقت مباح باتیں کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن جھوٹ نہ بولے' کسی کی غیبت نہ کرے اور بری اور گناہ کی بات زبان سے نہ نکالے بلکہ ذکر و تسبیح' تلاوت قرآن' نوافل اور حدیث سیرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم قصص الانبیاء علیہم السلام' حکایات الصالحین یا دوسری دینی کتابوں کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہے۔ حالت اعتکاف میں بالکل خاموش بیٹھنا اور اس کو عبادت سمجھنا مکروہ تحریمی ہے۔

۱۰۔ حالت اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً" بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہاں اگر کوئی کام نہایت ضروری ہو جیسے گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا دوسرا قابل اطمینان شخص خریدنے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں مسجد میں رہتے ہوئے خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ رہا مبیع (بکری کی چیز) کا مسجد میں لانا تو یہ صرف بعض کے یہاں اس شرط سے درست اور جائز ہے کہ مسجد کے خراب ہونے اور جگہ کے رک جانے کا اندیشہ نہ ہو (رد المختار) تجارت کے لئے خرید و فروخت جائز نہیں۔

۱۱۔ جس مسجد میں اعتکاف کیا ہے اگر وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے تو معتکف نماز جمعہ کے لئے اندازہ کرکے ایسے وقت جائے کہ وہاں پہنچ کر تحیتہ المسجد کی دو رکعتیں اور جمعہ کی چار سنتیں پڑھنے کے بعد خطبہ سن سکے اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے اگر اندازہ غلط ہوجائے یعنی کچھ پہلے وہاں پہنچ جائے تو مضائقہ نہیں۔ جماعت کے بعد جامع مسجد میں اتنی دیر ٹھہرنا تو بلا کراہت درست ہے جس میں سنتیں اور نفلیں پڑھ لے اور اس سے زیادہ ٹھہرنا حتیٰ کہ اعتکاف کا اسی مسجد میں پورا کرلینا بکراہت تنزیہی جائز ہے۔

۱۲۔ جب معتکف کسی ضرورت سے باہر نکلے تو آہستہ آہستہ چلنا جائز ہے۔ (نمایہ' عنایہ)

۱۳۔ جس منارے پر اذان دی جاتی ہے۔ اس پر اذان کے لئے چڑھنے سے بالاتفاق اعتکاف نہیں ٹوٹے گا اگرچہ منارے کا دروازہ مسجد سے باہر ہو۔ (بدائع)

۱۴۔ عورت کا شوہر کی اجازت سے اور غلام کا مالک کی اجازت سے' اعتکاف کرنا صحیح ہے (بدائع) عورت کو اجازت اعتکاف دینے کے بعد پھر شوہر کو روکنے کا اختیار نہیں۔ مالک اگر غلام کو اعتکاف کی اجازت دے دے اور پھر اعتکاف سے روک دے تو اب غلام اعتکاف نہ کرے۔ اگرچہ مالک اس ممانعت سے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ مکاتب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرے مالک سے منع نہیں کرسکتا۔ (قاضی خاں)

۱۵۔ اگر عورت اعتکاف کی نذر کرے تو شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کو روک دے۔ ایسے غلام اور باندی اعتکاف کی نذر کریں تو مالک کو منع کرنے کا حق ہے۔ (محیط) ہاں جب عورت مرد کے نکاح سے نکل آئے (شوہر مرجائے یا طلاق دے دے) اور غلام آزاد ہوجائے تب وہ اس نذر اعتکاف کی قضا کریں۔ (فتح القدیر)

باقی صفحہ ۱۳ پر

خصائص اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرسلہ: قاری عنایت الرحمٰن رحمانی

جس طرح تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو فوقیت و برتری حاصل ہے اسی طرح باقی امتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی افضل ہے۔ قرآن مجید و احادیث شریفہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے بے شمار فضائل و خصائص کا تذکرہ موجود ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"تم بہترین امت ہو لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔"

باری تعالیٰ نے امت نبوی کو انبیاء کا وارث بنایا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی دنیا میں تشریف نہ لائے ہیں اور نہ لائیں گے اس لئے انبیاء کا کام 'امر بالمعروف و نہی عن المنکر' اس امت کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ ایک طویل حدیث میں امت محمدیہ کی بے شمار خصوصیات کا ذکر ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب توراۃ نازل ہوئی اور انہوں نے اس کو پڑھا تو اس میں اس امت کا تذکرہ پایا اور پھر عرض کیا یا رب میں الواح میں ایسی امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو آئیں گے تو آخر میں لیکن سب پر سبقت لے جائیں گے تو ان کو میری امت بنا دے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ محمدؐ کی امت ہوگی پھر عرض کیا یا رب میں الواح میں اس امت کا تذکرہ پاتا ہوں جن کے سینے میں علوم ضبط ہوں گے اور وہ بغیر کتاب کے اس کو پڑھیں گے۔ تو ان کو میری امت بنا دے۔ ارشاد ہوا وہ امت محمدؐ ہے۔ عرض کیا یا رب الواح میں اس امت کا تذکرہ پاتا ہوں جو مال فئی کھائیں گے اس طرح صدقہ کھائیں گے اور ان کو اس پر اجر بھی ملے گا اور اگر وہ کسی نیکی کا ارادہ کریں گے اور اس کو عمل میں نہ لائیں گے تو ارادہ سے ہی ان کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر وہ نیکی کرلیں گے تو دس سے سات سو گنا تک ان کو اجر دیا جائے گا اگر وہ کسی برائی کا ارادہ کریں گے اور عمل میں نہ لائیں گے تو ان کو اس پر بھی ایک نیکی ملے گی اگر وہ اس برائی کو کرلیں گے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی اس امت کو تمام اول و آخر کے علوم دیئے جائیں گے اور وہ مسیح دجال کو قتل کریں گے یا رب تو ان کو میری امت بنا دے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ وہ محمدؐ کی امت ہوگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خواہش ظاہر فرمائی کہ یا رب پھر مجھے بھی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کردے۔ (ابو نعیم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ سے سوال کیا کہ یا رب آپ کے ہاں میری امت میں سب سے زیادہ افضل کون ہوگا کیونکہ آپ نے میری امت پر بادل کا سایہ فرمایا ان پر من و سلویٰ جیسی نعمتیں نازل فرمائی ہیں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ تو نہیں جانتا امت محمد کی فضیلت باقی امتوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمام مخلوقات پر۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس امت کو دیکھنے کی خواہش حق تعالیٰ کے سامنے فرمائی (النطق المفہوم)

حق تعالیٰ نے اس امت کو اصلاب آباء وارحام امہات میں پکارا تو اس امت نے لبیک کہا پھر ارشاد خداوندی ہوا کہ اے امت محمدیہ میرے غضب سے میری رحمت تم پر سبقت لے جائے گی اور میرے عذاب سے میری معافی تم پر سبقت لے جائے گی اور تمہارے سوال کرنے سے پہلے میں تمہیں عطا کروں گا اور تمہارے پکارنے سے پہلے میں تمہیں جواب دوں گا تمہارے گناہ کرنے سے پہلے میں تمہاری مغفرت کروں گا تم میں سے جو کلمہ طیبہ کی شہادت دے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (البغوی) امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال غنیمت حلال ہے جبکہ پچھلی امم میں اکل مال غنیمت جائز نہ تھا بلکہ مقبولیت کی یہ علامت تھی کہ اس کو آگ جلا ڈالتی تھی۔ نماز کے لئے وضو کرنا بھی اس امت کی خصوصیت ہے۔ پہلی امم میں صرف انبیاء کرام وضو فرمایا کرتے تھے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میری امت قیامت میں اس حال میں آئے گی کہ اس کے اعضاء وضو چمکتے ہوں گے۔ اس طرح آپ کی امت کے لئے تمام زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا حالانکہ پہلی امتوں میں معبد خانے کے علاوہ کہیں بھی نماز جائز نہ تھی اور پاک مٹی سے تیمم کرنا بھی امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ صلوٰۃ خمسہ اس ترتیب سے امت محمدیہ کی خصوصیت ہے کیونکہ آدم علیہ السلام نے نماز فجر ادا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نماز ظہر حضرت عزیر علیہ السلام نے نماز عصر حضرت داؤد علیہ السلام نے نماز مغرب ادا فرمائی نماز عشاء سب سے اول حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی۔ نماز کے لئے اذان و اقامت بھی امت ھذا کی خصوصیت ہے۔ اسی طرح بسم اللہ "آمین" ملائکہ کی طرح صفوف بندی اور آپس میں سلام کہنا منجملہ اس امت کی خصوصیات میں شامل ہے۔ جمعہ کے دن نماز و اجتماع بھی امت ھذا کی فضیلت ہے کیونکہ یہود نے اپنی عبادت کے لئے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم نے خداوند کی راہنمائی سے جمعہ کا دن منتخب کیا ہے اور پھر اس مبارک دن میں ساعت اجابت بھی ہے جس میں کسی کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ رمضان المبارک بھی باری تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر عظیم نعمت ہے اور خصوصیت بھی۔ اس بارکت ماہ میں باری تعالیٰ نظر رحمت فرماتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میری امت پر رمضان المبارک میں پانچ انعامات کئے گئے ہیں جو پہلے کسی نبی کو بھی حاصل نہ ہوئے۔

۱۔ رمضان المبارک کی اول رات حق تعالیٰ اپنے بندوں پر نظر رحمت و غفران فرماتے ہیں۔

۲۔ شام کو روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری سے بھی زیادہ پسند ہے۔

۳۔ روزہ دار کے لئے فرشتے دن بھر دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح باقی مخلوقات بھی۔

۴۔ حق تعالیٰ جنت کو امر فرماتے ہیں کہ وہ زینت سے تیار ہو تاکہ میرے تھکے ماندے بندے راحت حاصل کریں۔

۵۔ رمضان کی آخری رات حق تعالیٰ سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

اس طرح اس ماہ مبارک میں کئے گئے بقیہ انعامات خداوندی یعنی سرکش شیاطین (جنات) کا قید کرنا اس امت محمدیہ کے خصائص و فضائل میں شامل ہے جس سے گزشتہ امم محروم تھیں۔ رمضان المبارک میں سحری کھانا اور افطاری میں جلدی کرنا امت نبویؐ کی خصوصیت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت ہمیشہ خیر میں رہے گی جب تک افطار میں جلدی کریں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا سحری کھاؤ کیونکہ اس میں برکت ہے اور بندے پر اس کا حساب بھی نہیں ہے۔ لیلۃ القدر اور استرجاع عند المصیبہ بھی اس امت کی خصوصیت ہے آپ کا ارشاد ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطیہ کیا ہے جبکہ پہلی امم اس سے محروم تھیں خداوند تعالیٰ نے اس امت کو اسلام سے سرفراز فرمایا اور مسلمین اس امت کو قرار دیا حالانکہ یہ پہلے انبیاء کرام کی وصف خاص تھی اور باقی امتوں سے ہماری شریعت اکمل ہے جس میں زندگی کے ہر شعبہ کے احکام موجود ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میری امت کا کبھی گمراہی پر اجماع نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ ایک

باقی صـ۲۷ پر

بڑا گھرانہ رحمت کا خزانہ

قاری محمد اسماعیل

☆ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .... "جو لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس کا کنبہ بڑا ہوگا اور اس کے اعمال تقویٰ سے آراستہ ہوں"۔

(ابن خذیمہ و ترمذی۔ ترغیب ص ۱۵۔ جلد ۳)

☆ حضرت کعب بن عجرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں .... "جو اپنے چھوٹے بچوں کو پالنے کے لئے دوڑ دھوپ کرتا ہے اسے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کا اجر ملتا ہے"۔

(ترغیب ص ۴۹۔ جلد ۳)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں .... "جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بال بچوں کے فکر میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس غم و فکر کی وجہ سے اس کے گناہ مٹتے رہیں"۔

(احیاء العلوم ص ۳۷۔ جلد ۲)

☆ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ لکھتے ہیں بعض ایسے گناہ ہوتے ہیں جن کو بال بچوں کا فکر اور معاش کا غم ہی مٹا سکتا ہے۔

(احیاء العلوم ص ۳۷۔ جلد ۲)

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک جب ایک میدان جنگ میں جہاد کر رہے تھے اپنے ساتھیوں سے فرمایا .... کیا تم جانتے ہو کہ ہمارے اس جہاد کے عمل سے کس کا عمل بہتر ہے؟

جواب میں خود ہی فرمایا:

جس کے بال بچے زیادہ ہوں اور کسی کے آگے دست احتیاج نہ پھیلاتا ہو۔ اگر وہ رات کو اٹھ کر اپنے بچوں کو جو اوپر سے ننگے سو رہے ہوں' اپنی چادر سے ڈھانپ دے تو اس کا یہ معمولی عمل ہمارے اس جہاد سے افضل ہے۔

(خدام الدین ص ۳۰۔ جلد ۲۶۔ شمارہ ۵۔ ۱۹۸۰ء)

☆ ایک شخص نے اپنے شیخ کو لکھا حضرت دعا کریں کہ میں بال بچوں کے عذاب سے چھوٹ جاؤں۔ شیخ نے واپس جواب میں لکھا.... اگر عذاب سے چھوٹ جاؤ گے تو ثواب سے بھی چھوٹ جاؤ گے۔

(خدام الدین ص ۳۰۔ جلد ۲۶۔ شمارہ ۵۔ ۱۹۸۰ء)

☆ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں .... جو حاملہ عورت اپنے بچے کا بوجھ اٹھاتی ہے اسے رات قیام کرنے اور دن روزہ رکھنے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جب وضع حمل کی تکلیف برداشت کرتی ہے تو اسے اس کی ہر تکلیف کے بدلے میں ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ جتنی مرتبہ دودھ پلائے گی تو اسے ہر مرتبہ اللہ کی طرف سے ایک اجر ملتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۳۴)

ایک طرف تو اللہ کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات کہ اولاد کی کثرت باعث برکت اور راہ نجات ہے دوسری طرف ہماری حکومت کی بے اثر آواز ہے کہ "بچے دو ہی اچھے"۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ یہ قدرت خداوندی کے مقابلہ میں اور آخرت میں عذاب الٰہی کے لئے مختلف حکومتی اسٹیج ہے تو مناسب ہوگا۔

حضرت مفتی اعظم معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ....

چار ماہ کے بعد اسقاط حمل قتل کے حکم میں ہے۔

بچوں کو زندہ دفن کر دینا یا قتل کر دینا سخت گناہ کبیرہ اور ظلم عظیم ہے اور چار ماہ کے بعد کسی حمل کو گرانا بھی اسی حکم میں ہے کیونکہ چوتھے مہینے میں حمل میں روح پڑ جاتی ہے اور وہ زندہ انسان کے حکم میں ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر ضرب لگائے اور اس سے بچہ ساقط ہو جائے تو باجماع امت مارنے والے پر اس کی دیت میں غرہ یعنی ایک غلام یا اس کی قیمت واجب ہوتی ہے اور اگر بطن سے باہر آنے کے وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو پوری دیت بڑے آدمی کے برابر واجب ہوتی ہے اور چار ماہ سے پہلے اسقاط حمل بھی بدون اضطراری حالات کے حرام ہے مگر پہلی صورت کی بہ نسبت کم ہے۔ کیونکہ کسی زندہ انسان کا قتل صریح ہے۔ (مظہری)

کوئی ایسی صورت اختیار کرنا جس سے حمل قرار نہ پائے جیسے آج کل دنیا میں ضبط تولید کے نام سے اس کی سینکڑوں صورتیں رائج ہو گئی ہیں اس کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیہ طور سے بچہ کو زندہ درگور کر دینا فرمایا ہے۔

(معارف القرآن جلد ۸۔ ص ۶۸۲۔ ص ۶۸۳)

یاد رہے کہ عزل کی بھی وہی صورت جائز ہے جس میں ہمیشہ کے لئے قطع نسل کی صورت نہ بنے (مظہری)

نوٹ:۔ اس وقت جو قطع نسل کی صورت اپنائی جاری ہے اس میں مرد عورت ڈاکٹر اور حکومت برابر کے شریک ہیں۔

عجائب عالم:۔ بہت سے واقعات سننے میں آئے ہیں کہ دو ہی بچے تھے اور والدین نے خاندانی منصوبہ بندی کو اپنایا۔ اللہ کی قدرت وہ دونوں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ پھر ماں اور باپ دونوں رویا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے .... اے اللہ معاف کرنا ہم نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

شان خداوندی:۔ سننے میں آیا ہے کہ قادر مطلق نے بہت سے لوگوں کو قطع نسل کرنے کے باوجود اولاد عطا فرمائی ہے۔ اگر تم یوں کرو کہ دو ہی بچے ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے بیک وقت بہت سے پیدا کر دے گا اور تم روک نہیں سکو گے۔

اخبارات میں یہ خبر بھی آئی ہے کہ اللہ پاک نے ایک عورت کو بیک وقت سات بچے عطا فرمائے اور یہ خبر بھی آئی ہے کہ ایک عورت کو چار بچے عطا فرمائے۔ تین اور دو کا تو کوئی حساب ہی نہیں۔ بچے دو ہی اچھے کہنے والوں کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ یوں کیوں نہیں کہتے بچے سب ہی اچھے۔ اس وقت چند وزراء اور حکومتی نشریات اسی بات کے درپے ہیں کہ بچے کم ہوں اس کے لئے ہر وقت مختلف الفاظ میں اشتہارات نظر سے گذرتے ہیں۔

"چھوٹا خاندان زندگی آسان"۔ یوں کیوں نہیں کہتے بڑا خاندان زندگی آسان۔

بلکہ مسلمانوں کو تو یہ نعرہ بلند کرنا ہوگا.... زیادہ گھرانہ رحمت کا خزانہ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مسلمانوں کی کثرت کو اپنا فضل و احسان کہا ہے۔

جب اللہ پاک کو کم کرنے ہوں گے تو وہ خود ہی سنبھال لے گا۔ تمہیں اس بات کی فکر نہیں کرنی چاہئے۔

اے حکمرانو! اللہ کے عذاب کو خود دعوت نہ دو جو کہا معافی مانگو آئندہ اس بات کو زبان پر بھی نہ لاؤ کہ بچے دو ہی اچھے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صحیح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور برے کاموں اور بری باتوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ، ذکری مذہب

اس کے باوجود یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا کعبہ ایک

پہاڑ ہے جس کا نام کوہ مراد ہے جو کہ تربت میں واقع ہے ان کے پاس وہاں مقام محمود ہے اس کی زیارت ان کو فرض کر دیتی ہے اور اس کی زیارت ذکریوں پر فرض و لازم ہے

اور وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مہدی جونپوری

نبی کو اپنے نور سے پیدا کیا اور باقی نور سے اس پہاڑ کوہ مراد کو بنایا۔

تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی!

بعض لوگوں اور بعض اداروں کو قادیانیوں کی وکالت کا بہت شوق ہے یہ حلقے جہاں قادیانیوں کی وکالت کو بطور فریضہ اختیار کرتے ہیں وہاں اسلام دشمنی پر مبنی ان کے افکار و خیالات بھی آئے دن قارئین کے سامنے آتے ہی رہتے ہیں اور ان کی ان حرکتوں سے ملک و ملت کی بدنامی بھی خوب ہوتی ہے۔

جاننے والے بتاتے ہیں کہ در اصل ان کی ڈوریاں پیچھے سے ہلائی جاتی ہیں ان تمام حرکات کے پیچھے "پیسہ" کارفرما ہوتا ہے۔

ایسے اداروں میں سے ایک ادارہ "روزنامہ پاکستان" اور افراد میں سے ایک فرد "جسٹس" (ریٹائرڈ) دراب پٹیل بھی ہیں۔

روزنامہ پاکستان کا کچھ عرصہ قبل یہ معمول تھا کہ ہفتے میں ایک دو مضامین قادیانیوں کے حق میں ضرور شائع ہوتے۔ پھر ختم نبوت کے ان صفحات پر دو مرتبہ مذکورہ "اخبار" کی اس حرکت پر جب میں نے اپنی معروضات سپرد قلم کیں تو اس کا خاطر خواہ اثر ہوا اور یہ سلسلہ ختم کیا۔ میں اور ہفت روزے کے دیگر رفقاء نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ متعلقہ روزنامے کے کرتا دھرتا ہماری بات سمجھ گئے اور انہوں نے اس باطل اور غلط سلسلے کو روک لیا مگر اب یہ اخبار نئے انداز سے اس سلسلے کو دوبارہ شروع کر رہا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ۱۸ فروری ۹۳ء کے ہفت روزہ "تصویر پاکستان" (جو روزنامہ پاکستان کا جمعہ ایڈیشن ہوتا ہے) میں ان کے اس نئے سلسلے کی پہلی کڑی موجود ہے۔ ہفتے کے دن دفتر پہنچ کر میں اخبارات کی ورق گردانی میں مصروف تھا کہ پچھلے دن کا یہ میگزین بھی ہاتھ میں آ گیا۔ اس پر بھی محض سرسری سی نظر دوڑا رہا تھا کہ صفحہ (۹) پر "ڈاکٹر اجمل نیازی" کے نام نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کرائی متنازع تحریروں کے حوالے سے یہ نام ہمیشہ میری توجہ کا مرکز رہا ہے۔ جب مضمون کی سرخی دیکھی تو پتہ چلا کہ یہ ایک خاتون کا انٹرویو ہے اور پھر جب خاتون کا نام پڑھا (عائشہ صدیقہ احمد) تو میں ذرا سا چونکا کیونکہ اس طرز کے نام قادیانیوں کے ہوتے ہیں اور پھر جب خاتون کو تصویر میں مخصوص طرز کا برقعہ پہنے دیکھا تو تب میرا یہ اندیشہ خاصا قوی ہو چلا کہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے کیونکہ یہاں تین چیزیں جمع ہو گئیں تھیں (۱) ڈاکٹر اجمل نیازی کا نام (۲) خاتون کا نام (۳) قادیانی برقعہ۔

چنانچہ وقت نہ ہونے کے باوجود میں نے یہ انٹرویو پڑھنا شروع کیا۔ اس میں جس خاتون کی کہی ہوئی باتیں اتنی نہیں تھیں جتنے ان کی تعریف میں ڈاکٹر اجمل نیازی کے قلم سے نکلے ہوئے تعریفی جملے تھے۔ اگر قارئین مذکورہ انٹرویو پڑھ لیں تو اس سلسلے میں مجھ سے اتفاق کریں گے کہ مذکورہ انٹرویو میں ڈاکٹر صاحب ان خاتون کی تعریفوں کے لئے بہت "بے تاب" ثابت ہو رہے ہیں۔

اس انٹرویو کے چوتھے کالم پر پہنچ کر میرے اندیشے کی تصدیق ہو گئی کس طرح؟ لیجئے ڈاکٹر صاحب کے الفاظ میں آپ بھی ملاحظہ فرمائیں .....

"ڈاکٹر عائشہ قادیانی ہیں ہر موضوع پر کھل کر بات کرتی ہیں۔

انہوں نے اپنے عقائد کے بارے میں بتایا کہ پاکستان میں بعض احمدی اپنا عقیدہ اور مذہب اس لئے چھپاتے ہیں کہ کہیں زندگی کے سفر پر وہ کسی تعصب کا شکار نہ ہو جائیں"۔

ان خیالات کو منسوب تو عائشہ کی طرف کیا جا رہا ہے مگر الفاظ بہرحال ڈاکٹر اجمل نیازی کے ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کس چیز کا پرچار کر رہا ہے۔

پھر ایک خاص چیز یہ بھی کہ قادیانیت سے متعلق اپنے بعض خیالات کے اظہار پر ڈاکٹر اجمل نیازی ان سے یہ بھی

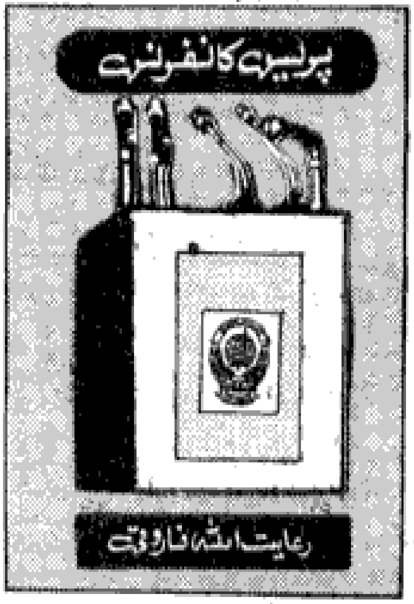

کہتے ہیں کہ "آپ باتیں تو مسلمانوں جیسی کرتی ہیں" اس جملے میں ڈاکٹر اجمل نیازی جو کچھ کہنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ سب پر عیاں ہے اور اسی پر بات ختم بھی نہیں ہو جاتی بلکہ قادیانی خاتون اس بات پر کہتی ہیں "یہ بات اپنی تحریر میں ضرور شامل کریں" میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر روزنامہ "پاکستان" قادیانیت کی ترجمانی کر کے چاہتا کیا ہے؟ یہ اس وقت ایک سربستہ راز ہے اور بہت جلد ان صفحات پر قارئین اس راز سے پردہ اٹھتے دیکھیں گے۔

یہ تو روزنامہ "پاکستان" کی بات تھی اب آیئے جسٹس دراب پٹیل کی طرف، یہ ایک غیر مسلم شخص ہیں ضمیر نام کی چیز تو گویا ان کے ہاں ناپید ہے اگر اسے تلاش بھی کرنا پڑے تو خوردبین کے بغیر اس کام کو انجام دینا ایک سعی لاحاصل ہوگی۔ ویسے خوردبین کے استعمال سے اگر کچھ حاصل ہوگا بھی تو وہ یہی کہ کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

آئے دن اسلام اور ملت اسلام کے بارے میں اپنے ایسے ایسے "خیالات" کا اظہار کیا کرتے ہیں کہ کوئی "بے خیالی" میں بھی ایسا نہیں کر سکتا۔

اس سلسلے میں گویا کہ "بے اقبال" اور ان کے درمیان مقابلے کی کیفیت ہوتی ہے اور خیر سے دونوں رہے بھی جسٹس ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے ساتھ یہ کبھی بھی انصاف نہیں کرتے۔

مثال کے طور پر اس کی ایک نظیر تو بدھ ۱۷ فروری کو کراچی کے بعض اخبارات کی زینت کو متاثر کرنے والا یہ بیان کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب کئے جا رہے ہیں جبکہ بھارت میں اقلیتوں کے حالات بہتر ہیں۔ اب جب ہم غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ بھارت میں تو مسلم اقلیت بالکل غیر محفوظ ہے۔ بابری مسجد کے سانحے کو چھوڑیں اور اس کے نتیجے میں پھوٹ پڑنے والے فسادات کے شہداء کو بھی چھوڑیں۔ صرف کشمیر کی صورت حال یہ ہے۔

تعداد شہداء	۳۴۰۰۰
زخمی	۵۵۴۲۵
جیلوں میں قید	۱۵۵۳۰
جیلوں میں نامرد بنائے جانے والے مسلمان	۲۱۵۵۰
زندہ جلائے گئے مسلمان	۴۳۵
اجتماعی آبروریزی کا شکار خواتین	۳۳۹۵
اجتماعی آبروریزی سے شہید ہونے والی	۱۷۵

ان اعداد و شمار کا تقابل جب جسٹس دراب پٹیل کے بیان سے کیا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس "جسٹس" نے حقیقت کے ساتھ کتنی "ناانصافی" کی ہے۔

لیکن مسئلہ یہ بھی ہے کہ دراب پٹیل کی مراد اقلیتوں سے قادیانی ہیں جنہیں پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آئین کی خلاف ورزی کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتی جس سے دراب پٹیل کو تکلیف ہے۔

البتہ بھارت میں قادیانیوں کو یہ تمام سہولتیں بھارتی حکومت کی زیر نگرانی حاصل ہیں تو اس پر دراب پٹیل کہتے ہیں کہ وہاں اقلیتوں کی حالات پاکستان سے بہتر ہیں۔ بے نظیر دور حکومت میں "عالمی عدالت انصاف" کے جج کے انتخاب کے موقع پر دراب پٹیل پاکستان سے امیدوار تھے۔ قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ اگر یہ منتخب ہو جاتے تو پاکستان اور ملت کا کیا حال ہوتا۔ میری تو ان سے اور ان جیسے دوسروں سے صرف یہی گزارش ہے کہ اگر ملت کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو پھر..... تمہیں کہیں پناہ نہ ملے گی۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہجرت کشمیر اور قادیانی فتنہ
ایک مرزائی کے لچر اور بودے اعتراضات کا دندان شکن جواب

از:۔ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود آف ڈسکہ

گذشتہ سے پیوستہ

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ معترض صاحب کی خود ساختہ عبارت کا مفہوم کیا ہے؟ اور اصل الفاظ کا مفہوم کیا ہے تو اصل الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ مسیح نے دوسری چیزیں لاکر سارا گلہ ایک جگہ اکٹھا کرنا ہے اور ان کی گلہ بانی کرنا ہے۔ اور معترض کے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ مسیح نے گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں جانا ہے پھر واپس نہیں آنا۔ گویا معترض نے لانے کی بجائے جانے کا لفظ اپنے پاس سے داخل کرکے اپنا مذموم مقصد حاصل کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

اہل اسلام سے ایک اپیل

اس معترض صاحب کی ہوشیاری اور دجل وفریب کے پیش نظر بندہ جمیع اہل اسلام کی خدمت میں اپیل کرتا ہے کہ مرزا کادیانی یا اس کے کسی چیلے یا وکیل کا پیش کردہ کوئی حوالہ ہرگز تسلیم نہ کریں جب تک اس کی مکمل تفتیش وتحقیق کسی مسلمان عالم سے نہ کروالیں کیونکہ یہ لوگ بلا جھجک اپنی تائید میں قرآن وحدیث کا نام لینے سے بھی نہیں چوکتے اور کادیانی صاحب ان تمیں کذاب دجالوں میں نمایاں مقام کے مالک ہیں جن کے متعلق خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ صدیاں پہلے ہی امت مرحومہ کو متنبہ کردیا ہے (مسلم وغیرہ) اس سلسلہ میں آنجہانی مرزا صاحب کا ایک دجل ملاحظہ فرمائیں۔

تبتی انجیل کا چکر

جناب مرزا صاحب اپنے روایتی اور فطری دجل وفریب کے رنگ میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ..... کیونکہ تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پاکر ضرور کا سفر کیا ہے۔ اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقے کے وقت میں سکونت پذیر ہوگئے تھے ان کو ہدایت کی اور آخر ۱۲۰ سال کی عمر میں سری نگر میں انتقال کیا اور محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہوگئے۔ اس واقعہ کی تائید وہ انجیل بھی کرتی ہے جو حال میں تبت سے برآمد ہوئی ہے۔ یہ انجیل بڑی کوشش سے لندن سے ملی ہے۔ دیکھئے مرزا کی کتاب "راز حقیقت" ص ۹۔ اور سلسلہ روحانی خزائن ص ۱۶۱۔ ج ۱۴۔ کشف الغطاص ۲۴۔ خزائن ص ۲۱۱۔ ج ۱۴۔ وص ۳۵۶۔ ج ۱۴۔ ایسے خزائن ص ۱۰۔ ج ۱۰ میں بھی اس انجیل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

جناب کادیانی نے مندرجہ بالا اقتباس کی طرح اپنی ہر کتاب میں یہ نظریہ پیش کیا ہے لیکن ان مواقع میں اس نظریہ کی تائید میں جو تبتی انجیل کو پیش کیا ہے وہ سراسر دجل وفریب کا ایک عظیم شاہکار ہے کیونکہ اس انجیل میں مندرجہ بالا نظریہ کی تائید صفر برابر ہے اس لئے کادیانی نے اس انجیل کا کوئی صفحہ یا باب وغیرہ نقل نہیں کیا۔ بلکہ یہاں تاثر یہ دینا چاہتے ہیں کہ یہ انجیل بھی مندرجہ بالا اقتباس کی مکمل موید ہے۔ حالانکہ اس میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی۔

جناب معترض کا ایک نیا شگوفہ

کادیانی مزاج کے معترض صاحب لکھتے ہیں کہ.....

"جب مسیح کشمیر اور افغانستان میں پہنچے تو ان قبائل نے آپ کی دعوت پر فوراً" لبیک کہہ لی یعنی یہ گمشدہ تمام بھیڑیں مسیح کو مل گئیں"۔ پھر اس کو تاریخی حقیقت بتلاتے ہیں۔ مگر کسی تاریخ کا حوالہ نہیں دیا تو یاد رکھئے یہ بھی محض فراڈ اور دجل ہے جیسے جناب کادیانی صاحب روضتہ الصفا کے حوالہ سے مسیح کے سفر ہند کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔ مگر ہے سب دجل وفریب۔ وہاں مرزا کی تائید کچھ بھی نہیں۔ دیکھئے اصل عبارت کے لئے (الکاویہ علی الغاویہ۔ ص ۱۱)

معترض کا ایک اور مغالطہ

چونکہ تبتی انجیل کادیانی اور اس معترض کی تائید نہیں کرتی اس لئے اس کھٹک کو محسوس کرتے ہوئے اور بدحواس ہوکر ص ۲ پر لکھتے ہیں کہ روسی سیاح نے مسیح کی مخفی زندگی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس میں اس نے غلطی سے آمد کشمیر قبل از رسالت لکھ دیا ہے۔ جس کی ضرورت نہ تھی۔ مگر معترض کو شاید یہ معلوم نہیں کہ روسی سیاح مسٹر نوٹووچ اس انجیل کا مولف نہیں بلکہ وہ دریافت کنندہ ہے۔ اس لئے اس کی طرف اپنی مخالفت کو منسوب کرنا صرف مراق اور مالیخولیا کا اثر ہی ہوسکتا ہے۔ جو کہ کادیانیوں کو ورثہ میں ملی ہوئی ہے۔

پھر معترض کا یہ لکھنا کہ بعد ازاں مسیح کا ارض فلسطین سے رابطہ نہ رہا تو یہ بات بھی پیش کردہ انجیل یوحنا کے اصل حوالہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ مسیح نے تو سب بھیڑوں کو ایک جگہ اکٹھا کرکے ایک گلہ بنانا تھا اور عدم رابطہ کی صورت میں وہ بات پوری نہیں ہوسکتی۔ شاید اسی لئے معترض نے حوالہ نقل کرتے وقت آخری الفاظ نقل نہیں کئے (دیکھئے اصل حوالہ یوحنا ۱۰؍۱۶)

جناب معترض کے نظریے کے پیش نظر کہ یہاں کشمیر وغیرہ میں تمام اسرائیلی دعوت اسلام پر لبیک کہہ اٹھے اسی لئے بعد میں کشمیری عوام جب بشارت مسیح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے یہ بات محض ان کی خام خیالی ہے۔ اس پر کوئی ٹھوس ثبوت پیش کرنا ناممکن ہے۔ اور نہ ہی معترض نے کوئی حوالہ پیش کیا ہے۔ اسرائیلی اتنے بھلے مانس نہ تھے بالخصوص یہ دس قبائل جو کہ تعلیم توراۃ چھوڑ کر بچھڑا پوجنے لگے تھے۔ کیا وہ مسیح کی بشارت پر یکدم مسلمان ہوگئے۔ یہ بات دیوانے کی بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ فلسطینی یہود کے پاس بھی توراۃ تھی۔ وہ تو مسیح پر ایمان نہ لائے اور جو سامری المسلک تھے وہ ایمان لے آئے۔ یہ فلسفہ صرف قادیانی ذہن ہی قبول کرسکتا ہے۔ ورنہ کوئی عقلمند اسے قبول کرنے سے قاصر ہے۔

معترض کی ایک ناقابل برداشت جسارت

اعتراض نامہ ص ۲ سطر ۲ پر معترض اپنی فطری خباثت سے مجبور ہوکر مسیح کی زبردست توہین کا مرتکب بھی ہوا ہے۔ اس نے جناب مسیح کو (مفرور مجرم) کے ناپاک الفاظ سے یاد کیا ہے (العیاذ باللہ)۔

آخر میں معترض صاحب نے پھر اپنی حماقت اور بے سمجھی کا ثبوت دیا ہے کہ..... جناب مسعود صاحب گمراہ مسیحیت کو صحیح بنیاد پر سمجھتے ہوئے ہمیں چیلنج کررہے ہیں حالانکہ ان کا علمی استدلال ہی گمراہی پر مبنی ہے۔

جناب من میرا استدلال بالکل مبنی بر حقائق ہے کیونکہ میں نے آپ کی طرح ان کے نظریہ صلیب کی حمایت نہیں

کی۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ ان کے ہاں مسیح کی مصلوبیت اور تیسرے دن جی اٹھنا بنیادی نظریہ ہے۔ لہٰذا یہ کسی کا نظریہ نقل کرنے سے اس کی تائید ہوجاتی ہے۔ جیسے اگر یہ لکھ دیا جائے کہ کادیانی کا کہنا ہے کہ میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ اور خدا کے نوروں سے آخری نور ہوں (کشتی نوح ۵۶) تو کیا میں اس ملحدانہ نظریے کے نقل کرنے سے معاذ اللہ اس کا قائل متصور ہوجاؤں گا۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔ بلکہ میں نے تو بفضلہ مسیح کی عدم صلیب پر قرآن مجید اور مروجہ اناجیل سے دلائل کا وہ ذخیرہ فراہم کیا کہ تا قیام حشر دو قومیں (عیسائی اور مرزائی) ان کے جوابات سے عاجز اور قاصر رہیں گے۔ ھل من مبارز؟ دیکھئے قرآن مجید نے علی الاعلان مدعیان قتل وصلب مسیح کو مغضوب وملعون قرار دیا ہے۔۔۔ فرمایا وقولهم انا قتلنا نہ کہ قتلهم وصلبهم لہٰذا اس آیت کی رو سے مسیح کے قتل وصلب کا قائل مثل یہود کے مغضوب وملعون ہے۔

باقی امت دعوت کے تمام افراد کو خود بنفس نفیس دعوت پہنچانا یہ بھی غیر مسلم ہے ورنہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا میں اعلان حق کرنے سے پیشتر رحلت نہ فرماتے۔

آخر کادیانی بھی تمام اقوام کی اصلاح کے مدعی تھے مگر تمام تک دعوت نہ پہنچا سکے۔ والی افغانستان کے اعلان (اہنجایا) کو بھی عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ کرشن اور جے سنگھ بہادر تو بن بیٹھے مگر ان کو برملا دعوت پیش نہ کر سکے۔ تمام عالم تو کجا پنجاب کے باہر دعوت کے لئے نہ جا سکے۔ کم از کم تبت نیپال ہوتے ہوئے کشمیر اور پھر سری نگر جا کر اپنی مسیحیت کا اعلان کرتے شاید بقول معترض جیسے انہوں نے اصلی مسیح کو فوراً قبول کرلیا تھا اسے بھی۔۔۔

دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید اور اہل اسلام کی اصطلاح میں انجیل سے مراد وہ کتاب الٰہی ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔۔۔ واتیناه الانجیل کہ ہم نے مسیح کو انجیل دی نیز جس کا ذکر خود مروجہ اناجیل میں بھی ہے۔۔۔ فرمان مسیح ہے۔۔۔ کیونکہ جو کلام تو نے مجھے پہنچایا تھا وہ میں نے ان کو (امت کو) پہنچا دیا۔ انجیل لوقا ۱۷۔۸ و ۱۴۔ و مرقس ۸۔۳۵ و ۱۰۔۲۹ وغیرہ

بندہ نے اس موضوع پر ایک مفصل مضمون تحریر کیا ہے۔ اگر یہ معترض صاحب اپنا مکمل ایڈریس مجھے لکھیں تو طبع ہونے پر بھیج دوں گا۔ جس میں متعدد حوالہ جات سے اصل نزول انجیل اور ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔ لہٰذا میرے ذکر کردہ اقتباس میں انجیل سے مراد وہی انجیل لی جائے گی جو کہ من جانب اللہ مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ نہ کہ یہ چوتھی صدی کی رجسٹرڈ مروجہ اناجیل۔ لہٰذا اگر معترض یہ اعتراض نہ اٹھاتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا وہ سبکی سے محفوظ رہتے مگر کیا جائے قادیانیت تو مرقع دجل وفریب اور محض مغلطہ ہے علم ودانش سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

جناب من بندہ بفضلہ تعالیٰ اناجیل مروجہ اور عیسائیت کی حقیقت کے متعلق قادیانیوں سے زیادہ باخبر ہے۔ جناب کادیانی کے مناظرہ آتھم سے لے کر ان کے آخری مبلغ وملاں تک بندہ خوب واقف ہے اس لئے جناب معترض بار بار نادانی جہالت اور ضلالت کی گردان سے احتراز کریں۔ بندہ نے معاذ اللہ کسی وحی الٰہی (سوائے مرزا کی وحی شیطانی) پر غلطی کا الزام نہیں لگایا بلکہ قادیانی دجال کی من گھڑت تحریرات سے استدلال کیا ہے۔

پھر آپ کو ذرا توجہ سے کام لیتے ہوئے الفاظ پر غور کرنا چاہئے تھا کہ "ابھی انجیل پر تیس برس بھی نہ گذرے تھے"

۔

یہ اسلوب کلام دلالت کرتا ہے کہ یہ مدت صدیوں والی نہیں بلکہ وہی ہے جو انجیل مسیح کے مناسب حال ہے جیسے مرزا صاحب انی متوفیک ورافعک کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ یہ وعدہ (توفی ورفع) والا جلد پورا ہونے والا ہے اس میں کچھ بھی توقف نہیں (آئینہ کمالات ص ۴۰)

تو ظاہر ہے کہ یہ توقف پورا ہونے والا وعدہ تو رفع جسمانی کی صورت میں ہی ممکن ہے نہ کہ ۸۷ سالہ سکونت کشمیر کے بعد طبعی موت کی صورت میں پورا ہونے والا۔

قبر مسیح کا تعین

ہمارے معترض صاحب بار بار کادیانی کی تقلید واتباع میں مجھ پر نادانی قرآن سے ناواقفی وغیرہ الفاظ چست کرتے جاتے ہیں حالانکہ ان الفاظ کا مصداق وہ خود ہی بن رہے ہیں بندہ نے قبر مسیح کے متعلق کادیانی کے مختلف حوالہ جات پیش کئے تھے کہ آنجہانی کبھی تو ان کی قبر بلاد شام میں بتلاتے ہیں جس پر مسیحی سال بہ سال زیارت کے لئے جمع بھی ہوتے ہیں اور پھر اس پر ایک عرب کی مدلل شہادت بھی نقل کرتے ہیں۔ دوسری جگہ لکھا ہے کہ یہ تو صحیح ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوگیا (ازالہ اوہام ص ۴۷۵)

اور کبھی اقرار کرلیتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ مسیح بھی آجائے جو روضہ رسول کے پاس مدفون ہو (ازالہ)

یہ مختلف بیانات خود کادیانی کی زبردست تکذیب وتردید اور اس کے عدم تیقن کی دلیل ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

"وجحدوا بها واستيقنتها انفسهم"

اس پیراگراف پر جناب معترض صاحب اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئی رقم طراز ہیں کہ۔۔۔ جب قرآن مجید کی رو سے یہود ونصاریٰ مسیح کی حیات ووفات میں خود شک میں مبتلا ہیں تو ان کے دفن اور قبر کے معاملہ کا علم کیسے میسر آسکتا ہے۔ مسعود صاحب نے ان کو اپنا امام بنا کر ہم پر اعتراض کردیا ص ۴۔

تو گذارش یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ کو میں نے امام نہیں بنایا بلکہ میں تو قرآنی وحدیث کی وضاحت کی بناء پر سو فیصد یقین رکھتا ہوں کہ وما قتلوه وما صلبوه بلکہ میں نے تو ان کی مروجہ اناجیل سے بھی وہ درجن لاجواب دلائل وبراہین سے مسیح کی عدم صلیب ثابت کردی ہے جن پر ابھی تک آپ کے محسن ومربی لب کشائی نہیں کرسکے۔ اور نہ کوئی قادیانی ہی بولا ہے۔ لہٰذا ان کو تو آپ نے امام بنایا ہے کہ قرآن وحدیث اور اجماع امت سے منہ پھیر کر ان کی پیروی میں وفات وصلیب کا نظریہ قائم کرلیا ہے۔ تشابهت قلوبهم الذين كفروا من قبلكم یہ پیشوائی کا مسئلہ ذرا مرزا صاحب سے پوچھئے کہ انہوں نے یہ ڈرامہ کس کے اشارہ پر رچایا ہے۔ سنئے فرماتے ہیں کہ۔۔۔

- "خدا نے یہ پاک سلسلہ (قادیانیہ) اس گورنمنٹ (برطانیہ) کے تحت برپا کیا ہے"۔ (روحانی خزائن۔ ص ۱۴۰۔ ج ۱۳)
- "یہ مرزا تیرے (ملکہ برطانیہ) وجود کی برکت سے دنیا میں آیا"۔ (خزائن ص ۱۹۔ ج ۱۵)
- "(ملکہ برطانیہ) تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا"۔ (ص ۳۰۔ ج ۱۵)
- "میں اس گورنمنٹ کے لئے ایک تعویذ ہوں"۔ (نور الحق ص ۳۳ و ۳۴ وغیرہ)

جناب معترض فرمایئے کہ گمراہ مسیحیت کس کی امام ہے اور کون اس کا پروردہ اور غلام بے دام ہے۔

جناب معترض کا ایک اور ڈھکوسلہ

بندہ نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ جیسے خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر موسیٰ کی اطلاع فرمائی اسی طرح اس ذات مقدسہ نے مسیح کے مدفن کی بھی اطلاع دی کہ وہ میرے روضہ المطہر میں چوتھی قبر کے مالک ہوں گے جیسے مرزا کادیانی نے بھی "ازالہ اوہام" میں تسلیم کیا ہے۔ لہٰذا یہ جھگڑا ختم ہوجانا چاہئے تھا۔ مگر قادیانی آں باشد کہ چپ نہ شود۔ چنانچہ اس معترض نے یہاں بھی لکھ دیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مثیل موسیٰ تھے لہٰذا انہوں نے ان کی قبر کی نشاندہی فرمائی ہے اور مرزا کادیانی مثیل مسیح ہے لہٰذا انہوں نے مسیح کے مدفن کی اطلاع دیدی۔

ناظرین کرام! فرمایئے ایسے مراقیوں کا کیا علاج کیا جائے۔ جن کو یہ بھی علم نہیں کہ مسئلہ مثیلیت اسلامی مسئلہ نہیں بلکہ یہ تو کادیانی اختراع ہے۔ قرآنی نظریہ یہ ہے کہ

۔۔۔۔

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجت الخ

نیز فرمایا۔۔۔ هذا نذير من النذر الاولى ترجمہ: آنحضور بھی سابقہ پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہیں۔

خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔۔۔ انا اولى الناس بعيسى ابن مريم في الدنيا والآخرة الانبياء اخوة لعلات امهاتهم شتى ودينهم واحد (بخاری ص ۴۹۰۔ ج ۱)

ترجمہ:۔ فرمایا میں تمام لوگوں سے بڑھ کر عیسیٰ علیہ السلام سے مناسبت رکھتا ہوں دنیا اور آخرت میں تمام نبیؑ پدری بھائی ہوتے ہیں جن کی مائیں (شریعتیں) الگ الگ اور دین (اصول وعقائد) ایک ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے جملہ کی تائید خود کادیانی نے بھی لکھی ہے (آئینہ کمالات ص ۳۴۳)

دوسرے موقع پر مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ.....

"مسیح کی روحانیت کو دو مرتبہ موقع پیش آیا کہ اس نے اپنا قائم مقام طلب کیا پہلی چاہت اور طلب پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے (آئینہ کمالات ص ۳۴۳) اور دوسری مرتبہ جب وہ (عیسائی) تثلیث پرستی اور دجالیت میں مبتلا ہوئے تو ان کی روحانیت نے دوبارہ مثالی طور پر اپنا نزول چاہا تو اس کا نمونہ بنا کر مجھے بھیج دیا۔ (ص ۳۴۵)

اب بتلایئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیحؑ کے ساتھ اشد مناسبت رکھتے ہیں اور مسیحؑ کی چاہت کے پہلے عکس ہیں اور مرزا بھی (العیاذ باللہ) اسی مسیحؑ کی طلب ثانی کا نمونہ ہے تو آنحضورؐ اس لحاظ سے مثیل موسیٰؑ کیسے ہوئے؟ بلکہ بقول مرزا آنحضورؐ بھی مثیل مسیحؑ ہو گئے۔

ناظرین کرام! اس قسم کے ڈھکوسلوں اور لغویات سے کتب کادیانی بھرپور ہیں۔ جن کا کوئی وزن نہیں جناب معترض بھی اسی مراقی ذہن سے متاثر ہے۔ جناب من! اپنے اپنے مثیل لہ کی قبر کی اطلاع دینا یہ کس دین کا ضابطہ ہے؟ جب جامع علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض حکمتوں کی بناء پر دونوں حضرات کے مدفنوں کی خبر دیدی ہے تو اسے تسلیم کرکے اپنی نفسانی ضلالت سے لاحول پڑھنا چاہئے۔

علاوہ ازیں کادیانی تو ہر نبیؑ کا مثیل ہونے کا مدعی ہے۔ آدمؑ سے آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر رسولؑ کا مظہر ہونے کا مدعی ہے۔ لہٰذا اسے ہر نبی کی قبر کی اطلاع دینا چاہئے۔ وہ تو کرشن اور جے سنگھ بھی بن بیٹھتا ہے۔ لہٰذا اس کے مسئلہ مثیلیت کا کچھ اعتبار نہیں۔

ایک قاعدہ

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ... مجدد اور ملہم لوگ بلا وحی الٰہی نہیں بولتے۔ تو چاہئے تھا کہ آنجناب قبر مسیحؑ کے اظہار کے لئے جلد بازی سے کام لے کر مختلف مقامات کی نشاندہی نہ کرتے بلکہ صحیح اور مسلسل وحی کا انتظار کرتے مگر درحقیقت مرزا صاحب نے اطلاع تو وحی کے مطابق ہی دی لیکن چونکہ وحی لانے والے کارندے اور ہرکارے ہی جعلی تھے۔ کوئی ٹیچی ہے کوئی خیراتی، شیر علی مکھن لال اور کوئی انگریزی فرشتہ۔ لہٰذا اطلاع دینے میں یہ گڑبڑ ہوتی رہی "جیسے فرشتے ویسی روح"۔

۳۔ آخری بات

میرے مہربان معترض نے میرے ایک عربی جملے پر خلاف قاعدہ ہونے کا اعتراض کرکے خواہ مخواہ خود اپنی اور اپنے موکل (مرزائے کادیانی) کی ہتک اور تضحیک کرائی ہے۔

بندہ معترف ہے کہ واقعی ولکن القائلین ہی درست ہے مگر یہ ایک فطری امر ہے کہ صحبت بد کا اثر ہوجاتا ہے جناب قادیانی جیسے دیگر بے شمار ظاہری اور باطنی امراض کے شکار تھے ویسے ہی اس مرض (غلط تراکیب اور جملوں) کے بھی غیر معمولی طور پر متاثر تھے۔ بندہ چونکہ ان کی کتب ورسائل کا مطالعہ کرتا رہتا ہے لہٰذا ایسی سبقت قلمی یا لسانی عین ممکن ہے۔

جناب معترض نے جب یہ بات چھیڑ دی تو دوسرے راہ کچھ سن لیجئے.....

جناب مرزا صاحب باوجود عربی ادب سے جاہل ہونے کے مراق کا دورہ پڑنے پر کبھی کبھی علمائے اسلام کو اس باب میں دعوت مقابلہ بھی دیدیتے تھے حتیٰ کہ جب مالیخولیا اور مراق کا زیادہ غلبہ ہوجاتا تو اپنی قادیانی عربی کتب برائے تبصرہ و تحسین عرب ادبا کے پاس بھی بھیج دیتے لیکن جب ان کے تبصرہ پر مرزا صاحب کو سخت ندامت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا تو پھر فرط غضب سے منہ سے جھاگ چھوٹنے لگتے اور ان کو واہی تباہی کلمات سے نوازنے لگتے۔ دیکھئے یہ تماشہ روحانی خزائن ص ۲۵۳ تا ص ۲۵۶ جلد ۱۸ پر جب مرزا صاحب نے اپنی ایک تحریر علامہ رشید رضا مدیر المنار کو ارسال کی تو انہوں نے اظہار حقیقت فرماتے ہوئے اسے مضحکہ خیز قرار دیا۔

بھلا جس کو اتنی بھی تمیز نہ ہو کہ جملہ **السماء والارض معک کما هو معی** میں ضمیر **هو** مفرد نہیں بلکہ تثنیہ (**هما**) چاہئے اس پر ایک عربی ادیب کیا تبصرہ کرے گا۔

۲۔ اسی طرح ایک دفعہ آنجہانی نے ترنگ میں آکر اپنی کوئی تحریر مصری اخبار الفتح کے مدیر کے نام بھیج دی۔ ان کے تبصرہ کا مختصر ترجمہ یہ ہے کہ.....

مرزا صاحب کی نظم ونثر ایسی واہیات ہے کہ اگر عرب کے ابتدائی طالب علم کو کہا جائے کہ تم اسے قبول کرکے اپنے نام سے شائع کردو تو وہ بھی متنفر نظر آئے گا۔ خاص کر اس کی عربی شاعری۔ اللہ ہمیں اس درماندگی اور نقص سے بچائے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ تم اس کی عربی سے بچو ورنہ تم کو (مذہبی) سل اور دق کا مرض لاحق ہوجائے گا۔ اسلامی دیلھنہ آفیسر کا فرض ہے کہ اس کی تمام کتابوں کے گندے مواد کو نذر آتش کردے تاکہ آئندہ امراض مہلکہ پھیلنے کا اندیشہ نہ رہے۔ (منقول از الکاویہ علی الغاویہ ص ۶۳۰ و ۶۳۱)

کادیانی عربی کے مزید دو نمونے

۱۔ مرزا صاحب کا الہام .... **ووسع مکانک** (یعنی اپنا مکان کشادہ کرلے) (روحانی خزائن ص ۷۳۔ ج ۱۳)

۲۔ بوسھن .... (بوسہ کو عربی لفظ بنادیا) (خزائن ص ۶۹۔ ج ۱۹)

مرزا صاحب کا ایک اعجازی چیلنج

جناب کادیانی نے ایک دفعہ ترنگ میں آکر اعجاز المسیح نامی کتاب کے متعلق اعلان کیا کہ اس مقابلہ میں کوئی عربی کتاب لکھ کر مقابلہ کرلے۔ تو اس کے جواب میں پیر مہر علی گولڑویؒ نے اپنی کتاب "سیف چشتیائی" میں تبصرہ کرکے تقریباً ۲۰۰ صرفی نحوی غلطیاں نکالیں بلکہ اس کتاب کے ٹائٹل پیج نے ہی کادیانی اعجاز کا ستیاناس کردیا۔ وہاں لکھا ہے کہ قد طبع..... **فی سبعین یوما من شهر الصیام** یعنی یہ کتاب رمضان کے ستر دنوں میں طبع ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں علامہ محمد حسن فیضیؒ نے مرزا کے مقابلہ میں ۳۲ اشعار کا ایک بے نقط عربی قصیدہ مرتب کرکے بھیجا کہ مرزا صاحب اس کو پڑھ کر ہی سنادیں مگر آنجہانی پڑھ بھی نہ سکے آج بھی یہ قصیدہ کتاب تازیانہ عبرت میں مندرج ہے۔ میرے خیال میں معترض صاحب کو کچھ تسلی ہوگئی ہوگی پھر بھی اگر کوئی الجھن ہو تو خادم حاضر ہے۔

واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

احقر عبداللطیف مسعود

صدقہ جاریہ کا نادر موقع

مدرسہ تجوید القرآن محلہ لائن پار فورٹ عباس ضلع بہاولنگر پاکستان

(۱) ایک گنجان آبادی میں ہے (۲) اہل محلہ غریب ہیں (۳) علاقہ فی نفسہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے کمزور (۴) صنعت کارخانہ جات سے محروم ہے۔ نہری پانی بہت ناکافی۔ زیر زمین پانی ہزاروں فٹ دور ہے۔ معصوم بچے دینی تعلیم قرآن کریم کی تعلیم کے لئے ۴ عدد کمرہ جات کے پیاسے ہیں۔ ایک فاجرہ عورت پیاسے کتے کو پانی پلا کر بخشی گئی۔ مخیر حضرات دینی تعلیم کے لئے تعمیر کی ضرورت پوری فرماکر کیا عمدہ اجر پاویں گے۔

محمد قدرت اللہ مہتمم مدرسہ تجوید القرآن
محلہ لائن پار فورٹ عباس
ضلع بہاولنگر پاکستان

یا

خزانچی محمد اشرف آڑھتی غلہ منڈی فورٹ عباس

ذکری مذہب اور اس کی تباہ کاریاں

ماخوذ از "الفتنۃ الذکریۃ وفتنھا فی مکران" ۔ تالیف عبدالغفار الضامرانی (مکران)
ترجمہ وتلخیص: محمد طاہر نقاش متعلم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

میں نے ضروری جانا کہ آپ کی اور عرب حکام کی توجہ ایسے خطرناک مسئلہ کی طرف مبذول کرواؤں جس سے آپ اور عرب حکام بھی غافل ہیں اس حقیقت سے ناآشنا ہیں اور وہ عظیم خطرہ ذکری فرقہ سے ہے جس کے لیے خلیج کی عرب ریاستوں (میں وہاں) کے شہروں میں قصبوں اور شیوخ کے گھروں میں کام کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بلوچ کہلواتے ہیں علماء اسلام کے نزدیک متفقہ طور پر کافر و مرتد ہیں۔

یہ فرقہ ہمارے مسلم ملکوں اور شہروں میں ہمارے ساتھ ہی رہتا ہے اور جس حیثیت میں جہاں بھی ہو مسلمانوں کے دشمن کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

ہم نے ان کے پاس انواع واقسام کا اسلحہ پایا ہے جس کو وہ مسلم عرب ممالک سے لاتے ہیں ایک دفعہ ذکریوں نے ایک دن ہم اس وقت پھینکا جب مسلمان باجماعت نماز عشاء ادا کر رہے تھے۔ تحقیقات کے بعد پتہ چلا کہ یہ ذکری تخریب کار تھے جو مسلح ہو کر مسقط سے آئے تھے۔

مسلمانوں کے لیے ان کا خطرہ بڑھتا ہی جا رہا ہے عرب ریاستوں میں ریستورانوں، مہمان خانوں اور شیوخ و امراء کے گھروں میں اونٹ اور بکریاں کھانے کے لیے ذبح کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ علماء مسلمین کے نزدیک ان کا ذبیحہ حرام ہے اب عرب حکام کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ اس گمراہ ذکری فرقہ کے خطرہ سے آگاہی حاصل کریں اور اپنی ریاستوں سے دور کر دیں۔ اور ایسی پالیسی وضع کریں کہ ان کا داخلہ اپنے ملکوں میں روک دیں اور اس فرقہ پر پابندی لگا دیں یہاں تک کہ وہ مسلمانوں پر ان کے دین اور عقیدے پر فتنہ وفساد کی یلغار کرنے سے باز آجائیں۔

اور مناسب یہ ہے کہ ان کی حقیقت کو پہچاننے کے لیے ان بلوچ علماء سے ملا جائے جو خلیج میں رہتے ہیں کیونکہ وہ ذکری فرقہ کے لوگ بعض مصلحتوں کی بنا پر اور اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے شیعہ کی طرح تقیہ کا سہارا لیتے ہیں۔ اور وہ اس وقت حقیقت کو چھپا لیتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے کہ کیا تم ایمان لاتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور کیا تم نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا اقرار کرتے ہو اس قسم کے کسی بھی سوال پر ان کا جواب ہوگا ہاں بالکل جی ہاں۔ حالانکہ ان کا یہ ارادہ نہیں ہوتا جو مسلمانوں نے ان سے پوچھا ہوتا ہے۔ ان کی دل میں مراد جھوٹی نبوت کا دعویدار محمد اٹکی ہوتا ہے۔ اور باقی ارکان اسلام سے ان کی مراد وہ ارکان ہیں جو کہ انہوں نے اپنے پاس سے گھڑ رکھے ہوتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ۔

غیر مکرانی علماء پر ان کی حقیقت اور خباثتوں کا جاننا بہت مشکل ہے لیکن مکرانی علماء بہت دور تک ان کا پیچھا کرتے ہیں سراغ لگاتے ہیں اور ان کے تقیے سے دھوکا نہیں کھاتے۔

اس لیے اس مضمون میں افادہ عام کے لیے ذکری گمراہ فرقہ کے عقائد و عبادات اور خرافات لکھی ہیں۔ اللہ الموفق والمستعان۔

ذکری فرقہ اور اس کا مکران (بلوچستان) میں فتنہ

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ پوری دنیا میں کسی نے اس مذہب کو مضبوطی سے اختیار نہیں کیا ماسوائے بلوچ قوم کے کہ جو مکران میں رہتی ہے۔ اس کا سبب کیا ہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ قوم خالص اسلامی تعلیمات سے قطعی ناواقف ہے اور یہ قوم شیعہ باطنیہ کے پڑوس میں رہتی ہے۔

ذکری فرقہ کا بانی

اس فرقہ ذکریہ کا بانی محمد اٹکی ہے (جس کی نسبت اٹک شہر کی طرف ہے جو اسلام آباد اور پشاور کے درمیان واقع ہے) ذکری فرقہ کے مطابق نبوت کے جھوٹے دعویدار محمد اٹکی نے اپنی دعوت کا اظہار و آغاز ۹۷۷ ہجری میں کیا اور اس کی دعوت پورے اسلامی ممالک میں پھیل گئی اور اس نے لوگوں کو اپنے خود ساختہ دین کی طرف دعوت دی یہاں تک کہ وہ حرمین شریفین تک پہنچ گیا جیسا کہ ان کی صحیح ترین اور سب سے بڑی مذہبی کتب میں لکھا ہے مثلاً سیر جہانی۔ پھر وہ مکران کی طرف لوٹا اور تقریباً دس سال تربت میں ٹھہرا اکثر اہل مکران نے اس کی دعوت قبول کر لی اس لیے کہ وہ نبی ہی نہ تھا بلکہ وہ افضل الانبیاء اور ان کا خاتم تھا اور اس نے اہل مکران پر حکومت کے ظلم و ستم کے سبب اپنا مذہب مسلط کر لیا۔ اب ان کے عقائد کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے۔

ذکریہ کا دین، دین اسلام سے کلی طور پر علیحدہ ہے

ذکری کلمہ

لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ (حوالہ سفر نامہ مہدی صفحہ نمبر ۵۱)

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین (نور تجلی صفحہ ۱۱۸ - ۱۲۲)

اور اس طرح ان کی مختلف کتب میں مختلف کلمے ان دونوں کے علاوہ بھی آئے ہیں جن کے الفاظ بھی مختلف ہیں ان دو کلموں سے جو کہ ان کے دین کی بنیاد ہیں روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ (محمد اٹکی) مہدی رسول اللہ ہے۔ اور مسلمانوں کا عقیدہ جس پر تمام مسلمان متفق ہیں کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم ہو گیا ہے۔ اور مہدی آپ کے بعد اس وقت تک نہ آئیں گے جب تک دجال کا فتنہ ظاہر نہ ہوگا۔ اور مسیح علیہ السلام کا نزول نہ ہوگا۔

ذکریوں کا ختم نبوت سے انکار

ذکری فرقہ کی تمام کتب ختم نبوت کے انکار پر متفق ہیں اور ان کا عمل بھی آج تک اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ ان کا شاعر عالم محمد شیخ محمد درخشاں کہتا ہے۔ (ترجمہ)

ندی المتوفی ۱۱۰۷ھ)

تو ئی خاتم جملہ پیغمبران
تو ئی تاجدار ہمہ سروراں
تو بودی پیغمبر بحق الیقین
کہ آدم نہاں بود درماء وطین
رسول کہ بر جملہ سرور است
امین خدا تاج پیغمبر است

(حوالہ نور تجلی صفحہ ۲۸ - ۲۹)

یعنی جھوٹے نبی محمد اٹکی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تو تمام نبیوں کا خاتم اور تو تاج ہے ان کا جو انبیاؑ کی اقتدا کرتے ہیں تو سرداروں کا سردار ہے تو نبی حق و یقین کے ساتھ اس وقت بھی تھا جب آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھا۔ وہ رسول تمام جہانوں کا سردار وحی الہٰی کا امین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج ہیں۔

ذرا غور کریں اس نے ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چرایا ہے۔ اور انہیں کے لیے حدیث میں وارد ہوا ہے۔

کنت نبیا وادم بین الماء والجسد

ان تعریفوں اور وصفوں کا اطلاق جھوٹے نبی محمد اٹکی پر کیا گیا ہے۔

۲۔ ان کے بہت بڑے شاعر و عالم قاضی ابراہیم جھنگ پوری نے کہا ہے۔

جیبک مرخلق را رہبر است
ہمہ سروراں مہتر و بہتر است
امام و رسل پیشوائے سبیل
ہمہ ہمچو برائے است واو ہمچو کل

(حوالہ نور ہدایت صفحہ ۹۷)

وہ حبیب اور رہبر ہے۔ اور وہ تمام اہل فضیلت سے زیادہ فضیلت والا ہے وہ تمام شرف والوں سے زیادہ شرف والا اور امام انبیاء ہے اور راستوں کی رہنمائی کرنے والا ہے۔ تمام انبیاؑ پتوں کی مانند اور وہ (جھوٹا نبی) پھول کی مانند ہے۔

۳۔ ذکریوں کے بڑے بڑے علماء میں سے ایک عبدالکریم ہے جو چند سال قبل ہی مرا ہے وہ مہدی کی مدح کرتے ہوئے کہتا ہے۔

مہدی کہ نور آفریں کل مرسلانی سروریں

(بحوالہ ثنائے مہدی صفحہ ۹)

من عرض دارم از یں یا مہدی آخر زماں۔ وہ ایسا مہدی ہے جو کہ آخریں کا نور ہے اور تمام نبیوں کا سردار ہے اور تمام رسولوں کا بھی۔

اے مہدی کہ تو آخری زمانہ میں آیا ہے میں تیری طرف ہی التجا کرتا ہوں۔

۴۔ اسی طرح سیر جہانی صفحہ ۵۹

او خاتم نبوت است

یعنی وہ نبوت کی تمام اقسام کو ختم کرنے والا ہے۔

۵۔ ختم نبوت پیغمبران مرسلان نبیان است

یعنی وہ تمام انبیاؑ و رسل کی نبوت کو ختم کرنے والا ہے۔

(سیر جہانے صفحہ ۱۴۲)

۶۔ اور اسی کے صفحہ ۱۴۷ پر ہے۔

تو تمام کے لیے چنا گیا ہے اور تو تمام رسولوں کا خاتم ہے محمد مہدی موعود جو کہ آخری زمانہ میں آیا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔

۷۔ فرمودات مہدی صفحہ ۲ میں ہے۔

کہ وہ پاکیزہ نور ہے جو تمام نبیوں اور رسولوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہے۔

ان تمام عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار محمد اٹکی نے اپنے لیے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے اور اس طرح اس نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ وہ تمام انبیاؑ و رسل سے افضل ہے۔ جس طرح اس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبوت و رسالت کو ختم کرنے والا ہے اور جو کوئی اس پر ایمان نہ لائے گا وہ حقیقی طور پر کافر ہوگا۔

تکفیر المسلمین

یہ بدیہی امر ہے کہ اس نے اپنے لیے رسالت و نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اوصاف حمیدہ کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے امتیوں کی قیادت نبوت و رسالت کے خاتم کو اور اپنے آپ کو تمام انبیاء مرسلین پر فوقیت دی جو شخص اس کے باطل دعویٰ کا منکر ہے اور ان پر ایمان نہ لاتا ہے وہ اس کے اور اس کے پیروکاروں کے نزدیک کافر ہے اور اپنے آقا کے اسی قاعدہ پر عمل کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں جیسا کہ ان کی مذہبی کتب وضاحت کرتی ہیں۔

۱۔ آں کے کہ منکر مہدی باشد کافر است

(حوالہ موسیٰ نامہ صفحہ ۱۵۷)

۲۔ اسی سے مشابہ موسیٰ نامہ میں صفحہ ۱۱ - ۱۲ - ۱۴۳ اور ۱۴۴ پر لکھا ہے۔

۳۔ اسی طرح قصص الغیبی صفحہ ۱۴ پر ہے کہ جس نے مہدی کو جھٹلایا اس نے کفر کیا۔

۴۔ مقصد الغیبی صفحہ ۴۲ پر مولوف مزعوم حکایت بیان کرتا ہے۔ ہر وہ جس نے میری امت میرے احکام اور میرے دین سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

۵۔ سیر جہانی صفحہ ۳۷ پر ہے جو مہدی کی ذات پر ایمان لایا وہ مومن ہوگا اور جس نے انکار کیا وہ بدترین کافر ہوگا۔

۶۔ سیر جہانی کے صفحہ ۱۷۶ پر اللہ تعالیٰ سے حکایت بیان کرتے ہوئے "اللہ کا امر صاحب کمال و نور اور صاحب جمال پر آیا"۔ (یعنی جھوٹے نبی پر)

اے سید محمد مہدی جس نے تیرا انکار کیا وہ پکا کافر ہے اور اس میں صفحہ ۱۶۷ پر موسیٰ و عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے بعد لکھا ہے۔

جو ان پیغمبروں پر جن کا ذکر گزرا ہے ایمان لاتا ہے وہ میری نبوت کا انکار کرتا ہے۔ جس نے ذکریہ فرقہ کے دین کا انکار کیا اور جس نے ذکری دین کو جھوٹا جانا اس حال میں کہ وہ میرے رب کی ذات کا ذکر ہے وہ میرے دین میں انکار کرتا ہے۔

حقیقت نور پاک اور سفر نامہ میں صفحہ ۳ میں ہے۔ جنہوں نے مجھ سے منہ پھیرا وہ کافر ہیں۔ میرے دین کے دشمن ہیں اور باغیوں میں سے ہیں۔

یہ صریح عبارتیں واضح دلالت کرتی ہیں کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار محمد اٹکی نے ہر اس شخص کو کافر کہا ہے جس نے اس کو اور اس کے لائے ہوئے خود ساختہ دین کو نہیں مانا۔ بلکہ اس نے اس کو بھی کافر کہا ہے جس نے اس کی امت کو کافر کہا ہے۔

پس ہر عقل مند آدمی پر یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ ذکری فرقے کا دین' دین اسلام نہیں بلکہ اس کے علاوہ ایک اور دین ہے جس کا اعتراف جھوٹے نبی اور ذکری علماء نے بھی کیا ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان اس کے انکاری ہیں اور اس کو اس کے دعووں میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

اس کے کفر میں کوئی شک نہیں اس لیے کہ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ بھیجا ہوا نبی ہے اور تمام انبیاؑ سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ جیسا کہ اس کی مثالیں پہلے گزر چکی ہیں۔

توہین انبیاؑ و ملائکہ اور تحریف قرآن

سیر جانی میں اس دجال نے حدیث قدسی کے طریقہ پر دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ۔

عنقریب تو قیامت کے دن قوم پر شاہد ہوگا اور سات نبیوں کے پیروکاروں کی شفاعت کرے گا تیرے سوا کسی اور نبی کی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی۔ اس لیے کہ اس میں سے ہر ایک نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ (اور پھر چند سطروں کے بعد لکھتا ہے) ان نبیوں نے فقط رسالت کو ہی پایا ہے جب کہ تو نے رسالت اور ختم نبوت دونوں کو ایک ساتھ پایا ہے اور تیرا نام طاہر رکھا (اور پڑھا گیا ہے اور تیرا نام مہدی طاہر ہے اور جو دوسرے رسول ہیں انہوں نے رسالت پائی اور طہارت نہ پائی۔

آپ ان کے کلمہ نور پاک کی طرف ایک نظر کریں ان کے نزدیک پاک کا معنی ہر عیب اور غلطی سے معصوم ہے۔ اور ان کی کتاب نور تجلی صفحہ ۶۳ میں ہے۔

جب عیسیٰؑ مُردوں کو زندہ کرتے تھے تو روح القدس یعنی (مفتری جھوٹا نبی محمد اٹکی) کیسے مُردوں کو زندہ نہیں کر سکتا۔ جبکہ عیسیٰؑ تو آپ کی برکت سے پیدا کیے گئے تھے پھر کہتا ہے۔ بے شک ہم ہی مُردوں کو زندہ کرتے ہیں۔

پس روح القدس نور طاہر نور محمد مہدی ہی زندہ کرتا ہے مُردوں کو جس طرح ہم نے دیکھا کہ مولف نے یحی الموتیٰ کا فاعل اپنے کذاب نبی کو بنایا ہے جب کہ ان کے نزدیک رب العالمین فاعل نہیں ہے بلکہ محمد اٹکی ہے۔ اور یہ ان کی عادت خبیثہ ہے کہ وہ قرآن کی تحریف جس طرح چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

ان کا جھوٹا نبی کبھی اپنے آپ کو مقام ربوبیت پر متمکن کر لیتا ہے جیسا کہ وہ اوپر کہنا یہ چاہتا ہے جب عیسیٰ علیہ السلام جو کہ پہلے ہی جھوٹے نبی کی برکت سے کیے گئے ہیں وہ مُردوں کو زندہ کر سکتے ہیں تو جس کی برکت سے پیدا کیے گئے ہیں وہ زندہ کیوں نہیں کر سکتے۔

جب آدم علیہ السلام جنت سے نکالے گئے تو ان کی روح القدس (محمد اٹکی) نے تسلی دی اور ان کے گناہ توبہ سے قبل ہی معاف کر دیئے پھر نوح اور ابراہیم علیہا السلام فرعون کے جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد اور طالوت داؤد سلیمان زکریا علیہم السلام کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تمام انبیاء و رسل اس رتبہ (نبوت و رسالت کا رتبہ) تک روح القدس کی مدد اور فیض کی بدولت پہنچے ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام ان میں سے خصوصی کے ساتھ برکات و حکمات تک پہنچے ہیں۔ اور ان کی (جھوٹے نبی کی) برکت کی وجہ سے عالم اعلیٰ تک جا پہنچے اور آخری صفحہ پر لکھتا ہے۔

یہ ہے وہ نور کہ جس کی محبت میں ہم غرق ہوگئے ہیں۔ (نور تجلی صفحہ ۲۹)

اور اس کے صفحہ ۲۳ پر لکھتا ہے۔ کہ تمام انبیاؑ و اولیاؒ جن مراتب تک بھی پہنچے ہیں وہ مراتب خواہ نبوت سے ہوں یا رسالت و ولایت سے وہ تمام محمد مہدی کے ذریعے سے پہنچے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایک بھی نبی اور نہ ہی ولی اس نور کی روشنی کے بغیر یعنی روح القدس محمد مہدی کے بغیر کسی مرتبہ کو حاصل کر سکا ہو۔ اور ذکری کہتے ہیں یعنی کذاب دجال جھوٹا نبی ہر اس کتاب کے بیان کا وانی ہے جو آسمان سے اُتری ہے۔

اور نور تجلی کے صفحہ نمبر ۷ پر لکھتا ہے۔ کہ عیسیٰؑ نے کہا کہ ہم تنزیل لائیں گے۔ اس کی تاویل کی گئی کہ اس کو مہدی لائے گا۔

اور صفحہ نمبر ۷ پر ہے کہ۔

بے شک محمد اٹکی حضرت مہدی عالم خلق میں سے نہیں ہیں بلکہ عالم امر سے ہیں۔ اور مادی اشیاء سے مبرا ہیں۔ ایک سطر کے بعد اس کی مدح میں لکھتا ہے۔

وہ ذات جو عالم میں تصرف کرتی ہے۔ اور لوگوں پر شاہد ہے اللہ کی آنکھ سے دیکھتی ہے۔ اس کے کان سے سنتی ہے اس کی زبان سے کلام کرتی ہے۔ اور اس کی قدرت کے ہاتھ سے عالم میں تصرف کرتی ہے۔

اور اس آیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون ۝

اس کی تو یہ شان ہے کہ جب کوئی چیز بنانا چاہتا ہے۔ تو اس سے فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔ (یٰسین ۸۲)

اسی طرح صفحہ نمبر ۵ پر اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔

اور اس سے استدلال بھی کیا ہے کہ۔

حتی یاتی امر اللہ

اور ذکری یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مہدی کا نور آسمانوں سے آیا تھا اور پھر وہ اس کی طرف چڑھ گئے۔ اور اس موقف پر ایک آیت کی شہادت پیش کرتے ہیں۔

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ۔

تدبیر سے اتارتا ہے کام آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہے وہ کام اس کی طرف۔ (نور تجلی صفحہ ۸)

اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کا جھوٹا نبی دجال خدا کے پاس عرش پر بیٹھا ہے۔ جس طرح اس نے اپنی کتاب سفرنامہ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وہ کہتا ہے۔

جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خبر دی کہ وہ آخری نبی ہیں اور زیادہ فضیلت والے ہیں تو اس کے رب نے اس کو اپنے پاس طلب کیا تاکہ وہ دکھائے نور محمد مہدی کو۔ جو اللہ کے پاس عرش پر موجود ہے تاکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جان جائیں کہ اس نے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کر کے غلطی کی ہے۔ یہ تمام صفات کسی میں نہیں پائی جاتی ہیں سوائے اس کے جو اللہ کے نزدیک عرش پر ہو۔ اور وہ نور محمد مہدی ہے اور وہ نور اوّلین و آخرین ہے۔

ذکری جھوٹ بولتے ہوئے ذرا بھی نہیں شرماتے بعض اوقات وہ ایسی ایسی خود ساختہ روایات بیان کرتے ہیں۔ جن کا عقل و دین سے دُور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔ ان روایات سے جس طرح چاہتے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہیں۔

نور ہدایت صفحہ ۴۸ پر ہے کہ۔

نور المہدی زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے صفحہ ۴۷ پر ہے۔

وہ انبیاؑ کے ذمرے میں آتا ہے اور اللہ نے اس کے ذریعے دین کمل کیا ہے۔ کتنے ہی نام ہیں جن کا اطلاق اس مہدی پر کیا گیا ہے صفحہ ۴۲ پر ہے۔

الھادی المھدی والنور والداعی والغیب و محمد ۝۔

پھر اس آیت سے استدلال کرتا ہے۔

ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب۔

اور اس آیت سے کہ قل انما الغیب للہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔

صفحہ ۳۵ پر یہی ہے۔

غیب سے ان کے نزدیک مراد (خود ساختہ) مہدی ہے۔ اور کتنے ہی ناموں سے ذکریوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ صفحہ ۳۵ پر ہے۔

مثلاً وجہ اللہ، جنب اللہ، یداللہ، عین اللہ، نفس اللہ، روح اللہ، ولسان اللہ۔

صفحہ ۳۶ پر لکھا ہے۔

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام۔

پھر اس کا ترجمہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

وجہ سے مراد مہدی ہے۔ اور بے شک قرآن کریم کی بلاغت کا تقاضہ یہی ہے۔ کہ جب یہ ختم ہو جائے تو مہدی کو فنا نہیں ہے۔

صفحہ نمبر ۳۰ پر آیت ولہ الخلق والامر اور اسی طرح آیت انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون لکھا ہے۔ اور کہتا ہے کہ امر سے مراد دونوں آیتوں میں مہدی ہے۔ وہ عالم امر سے ہے نہ کہ عالم خلق سے۔ صفحہ ۶۲ پر کتاب نور تجلی میں ہے۔

مہدی صاحب فرمان کا لقب دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح وہ صاحب فرمان بھی ہے اسی کے لیے حکم ہے کہ ماضی حال اور مستقبل میں وہ بادشاہ ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کا زمانہ آجائے۔ اور پھر اس آیت سے استدلال کرتا ہے۔

یوم یقوم الروح والملئکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن۔

اور اس جگہ روح سے مراد مہدی ہے۔ اور وہ ذات ہے جو قیامت کے دن اللہ سے بات کرے گی۔ اور شفاعت کرے گی۔ اور اس کے علاوہ کوئی اس کام کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لیے کہ مہدی کا نور مالک الملک ہے۔

انسان اس دن کلام ذکریں گے اس لیے کہ وہ کھاتے پیتے تھے جب کہ مہدی ان مادی چیزوں سے پاک ہے۔

ملاحظہ کریں ذکری جس طرح چاہتے ہیں تحریف معنوی کرتے ہیں اور قرآن کریم کے الفاظ میں تصرف کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی خواہش کے مطابق کمی و زیادتی کر سکیں۔ جس طرح انہوں نے اس آیت میں زیادتی کی ہے جب کہ وہ آیت قرآن مجید میں اس طرح ہے۔

یوم یقوم الروح والملئکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا (النبأ)

تحریف معنی اور حضور کی صفات کو چرا کر محمد اٹکی پر اطلاق کرنے کی مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے۔ ان کا عالم شاعر محمد درخشاں کہتا ہے۔

یہ کوثر بشارت ز قرآن ترا
کلید ہدایت بہ فرمان ترا
لباس کرامت مبارک بہ تو
قسم از خدا بعمرک بتو

یعنی اللہ نے آپ کو کوثر کی بشارت دی ہے یعنی سورۃ کوثر میں اور میرا حکم ہدایت کی کنجی ہے تجھ کو برکت کا لباس مبارک ہو۔ اور اللہ نے بڑی عمر کی قسم کھائی ہے۔

اس آیت میں لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون (سورہ الحجر)

یہ آیت مبارکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ آپ کو ان مراتب اور اوصاف حمیدہ کی بشارت دی گئی لیکن ذکری زندیقوں نے ان کے معنی بدل دیئے اور اپنے خود ساختہ جھوٹے دجال محمد اٹکی کے لیے استعمال کیے۔ ہمارے رب نے جس حیثیت سے بھی کہا ہے صحیح کہا ہے۔ ونقلب افئدتھم وابصارھم کما لم یومنوا بہ اول مرۃ

محمد درخشاں کے چند مزید اشعار ملاحظہ کیجیے۔ جس کو صاحب تجلی نے صفحہ نمبر ۶۸ تا ۷۲ پر نقل کیا ہے۔

وجود عدم یافت از تو حیات
ز طوفان نجی اللہ از تو نجات
خلیل از جواہر فروشان تو
کلیم اللہ از بادہ نوشان تو
ہمہ انبیاء را بتو افتخار
توئی بندہ خاص پروردگار
ہمہ مدح خوان وہمہ چاکرانند
تو بہتر و جملگی کہتر اند
ثناء تو گویند ملک در فلک
مدیح تو خوانند سما تا سمک
بنا شد بداں بارگاہ رفیع
بغیر از تو ایں بندگان را شفیع

ترجمہ:۔ عدم وجود کو پا کر کامیاب ہو گیا اور زندگی تیرے ہی شرف سے ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل نے خیر جواہر جو خریدے وہ تیرے ہی فیض سے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کی جیخ تیری شراب کی پیالی میں سے تھی تمام انبیا تجھ پر فخر کرتے ہیں اس لیے کہ تو رب العالمین کا خاص بندہ ہے تمام تیری مدح کرتے ہیں اور وہ تیرے خادموں میں سے ہیں۔ تم سردار ہو اور تمام تجھ سے نچلے (درجہ) کے ہیں۔ آسمانوں میں فرشتے تیری ثنا بیان کرتے ہیں اسی طرح مچھلیاں سمندروں میں ثنا بیان کرتی ہیں۔ اور کوئی بھی اس اعلیٰ و بلند منزل کو نہیں پا سکتا جو کہ اللہ کے پاس ہے جو کہ شفاعت کرے اس کے گناہ گار بندوں کی مگر وہ تو ہی سکتا ہے۔

ارکان اسلام کا انکار

ذکری ارکان اسلام مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا قولی اور عملی طور پر انکار کرتے ہیں یہ انکار سستی یا کسی اور سبب کی بناء پر نہیں ہے بلکہ یہ ان کے جھوٹے نبی کے حکم کے عین مطابق ہے اور کتب معتبرہ ارکان اسلام کے ارکان کی تاکید اور ان کو ترک کرنے کی نصیحت کرتی ہیں ان کی کتب صراحت کرتی ہیں کہ مفتری محمد اٹکی نے ان کو نماز روزہ چھوڑنے کا حکم دیا ہے بعض نصوص ملاحظہ فرمائیں۔

محمد اٹکی مہدی مکہ میں داخل ہوا اور ایک سو دو آدمی اہل مکہ میں سے اس پر ایمان لے آئے اور اس کے دین پر ثابت قدم رہے انہوں نے مہدی کے حکم پر نماز روزہ چھوڑ دیا بحوالہ سیر جہانی صفحہ نمبر ۱۳۶۔

اسی کے صفحہ نمبر ۱۶۸ پر ہے محمد اٹکی کہتا ہے کہ مجھ کو خدا نے غیبی آواز کے ذریعہ کہا ہے کہ چاہیئے کہ وہ اونچی آواز کے ساتھ تین وقتوں میں پڑھیں ظہر کے وقت رات کے وقت اور جب صبح صادق طلوع ہو اور وہ نماز اور روزہ چھوڑ دیں۔

نور تجلی صفحہ ۱۰۶ پر نماز کے عنوان کے تحت لکھا ہے جس میں اس نے مسلمانوں کی نماز کا ذکر تک نہیں کیا ہاں اس عنوان کے تحت یہ آیت ضرور لکھی ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین پھر اس کا ترجمہ کرتا ہے اور ایک فارسی شعر لکھتا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے "بندے کی تخلیق عبادت کے لیے ہے پس جس نے زندگی گزاری اور عبادت نہ کی وہ ذلیل و خوار ہو جائے گا" اس کے بعد ایک اور آیت لکھتا ہے۔

"وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" اس آیت کا ترجمہ اپنی خواہش کے مطابق کیا ہے۔ اور یہاں تذکیر سے مراد وہ ذکر معہود لیتے ہیں جو کہ ان کے فاسد مذہب میں ہے باوجود اس کے مفسرین کے اتفاق کے مطابق اس آیت میں تذکیر سے مراد نصیحت اور ارشاد ہے۔

ذکری نماز

ان کی نماز کی حقیقت کچھ اس طرح ہے۔

انہوں نے مخصوص شکل و صورت اور مخصوص قوانین وضع کر رکھے ہیں اور اس میں اسلامی کلمات اور موضوعہ اور باطل کلمات کو شامل رکھا ہے اور وہ اس ذکر کو اپنے دین کی بنیاد سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی بناء پر وہ اپنا نام ذکری رکھتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان سے کچھ درج کیا جاتا ہے۔

(ا) الاخواں : جو (شخص) نیت کے بعد آگے بڑھ کر لا الہ الا اللہ کی قرات جہری (اونچی آواز سے) کرتا ہے مناسب ہے کہ آواز لطیف ہو حالت عجز و خضوع میں ہو۔

(ii) دعا خواں : (دعا کرنے والا) اس کے لیے ضروری ہے کہ ذکر کو ہمیشہ قائم کرنے والا ہو وہ قرآن کی ادعیہ کی تلاوت صحیح قرات کے ساتھ کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ ان کی تمام ادعیہ قرآنی دعا کے ساتھ شروع ہوتی ہیں اور ہر دعا کلمہ ربنا، کے ساتھ شروع ہوتی ہے اور ہر تسبیح پندرہ مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں پھر وہ خود ساختہ اذکار کی طرف آتے ہیں جن کو نہ اللہ نے اپنے قرآن میں اتارا ہے اور نہ اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کہیں ذکر کیا ہے۔

"نور ہدایت" کا مولف صفحہ ۳۲ پر التفقہ الصحیح کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

یہاں پر ہم بعض ایسی اشیاء بیان کرتے ہیں جو ذکریہ کو تفقہ صحیح میں ممتاز کرتی ہیں مثلاً نماز کے اوقات تین ہیں اور ہر وقت کی نماز میں دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں ایک سجدہ ہے اور یہ (ان کے نزدیک) تفقہ صحیح من القرآن ہے۔

محمد مہدی نے اوقات نماز اور رکعات و سجود کو مروجہ صورت میں دیکھا جو کہ قرآن (میں موجود طریقہ) کے خلاف تھیں تو اس نے موافق قرآن صحیح چیز کی طرف ہماری رہنمائی کی اور لوگوں کی لعنت و ملامت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کا اعلان کیا۔

اور یہ کتاب کا مولف چاہتا ہے کہ وہ نماز کے نام استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے تا کہ وہ لوگوں کو اس وہم میں ڈال سکے کہ ذکری تو نماز پڑھتے ہیں وہ نماز کہ جس کا قرآن نے حکم دیا ہے۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ محمد اٹکی کی تعلیمات کے مطابق نماز اور روزہ کا انکار کرتے ہیں اور مذکورہ بالا (نماز کے لفظ کو استعمال کر کے) اسلوب جو ذکریوں نے اپنایا ہے سراسر

ہفت روزہ
ختم نبوت

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ
ختم نبوت

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340

مکر وفریب اور دھوکہ ہے جس طرح اکثر باطل فرقے اور اہل باطل اپناتے ہیں تاکہ وہ تقیہ کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دے سکیں ان کی مراد صرف ذکر قائم کرنا ہوتی ہے نہ کہ نماز۔

ملاں نورالدین بن ملا کمالاں کے قلمی نسخوں میں ہے کہ "جو شخص جمعہ وعیدین کی نماز پڑھتا ہے وہ کافر ہے اور اسی طرح پانچ نمازیں جائز نہیں ہیں۔"

اور کتاب کے آخر میں لکھتا ہے۔

تمت تمام شد روی نمازی سیاہ شد

ترجمہ :۔ کتاب ختم ہوگئی اور نمازیوں کے چہرے سیاہ ہوگئے۔

اسی طرح انکار پر دلالت کرنے والی بہت سی نصوص ان کی کتب میں پائی جاتی ہیں جو کہ ارکان اسلام کا انکار اور ان کا مذاق اڑاتی ہیں ان کو ہم نے مضمون کی طوالت کے ڈر سے چھوڑ دیا ہے۔

ان کی کتاب سیر جہانی وہ ان کو چھپانے کے حیلے کرتی ہے خاص طور پر وہ خاص عبارتیں جو صریحاً اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں ان کو ذکری چھپاتے ہیں جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں یہود ونصاریٰ توراۃ اور انجیل کی کچھ تعلیمات چھپا جاتے تھے۔ وہ ارکان اسلام اور اسلامی عبادت کا مذاق اڑا کر ہی بس نہیں کرتے بلکہ وہ مکہ مکرمہ حج کعبۃ اللہ اور مناسک شریعہ کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ جس طرح سیر جہانی میں ہے کہ "بے شک مہدی مکہ گیا اور اہل مکہ میں سے ایک سو آدمی اس پر ایمان لائے مہدی نے دیکھا کہ وہاں لوگ شرک میں مبتلا ہیں مثلاً کعبۃ اللہ کی زیارت کا شرک کرتے ہیں کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام نے مٹی سے بنایا ہے اور نہیں جانتے کہ وہ اس زیارت سے ایمان اور حج کی منزلت کو نہیں پائے اور اس گھر کی زیارت کرکے انہوں نے رب العالمین سے اعراض کیا ہے (منہ پھیرا ہے) پھر چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ جس نے حج کیا اس کا دل سیاہ ہوگیا اور اس پر اللہ کے فیوض سے کچھ نہ اترے گا اور اس کا دل دھوئیں کی مانند ہوگا اور وہ (حج کرنے والا) اللہ کے نزدیک مرتدین اور مشرکین میں شمار ہوگا پھر چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ محمد مہدی اپنے لشکروں اور ٹولیوں کے ساتھ نورانی ہوا پر سوار ہو کر گیا یہاں تک کہ وہ مکہ پہنچ گیا اور کعبہ کو خراب کرنا شروع کر دیا دوسری جانب سے پانچ پانچ اینٹیں گرا دیں اور ان کے گرانے کے بعد پھر نورانی ہوا پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف گیا اہل مکہ اس کے پیچھے دوڑے کہ اس کو پکڑیں اور مدینہ جانے سے روکیں انہوں نے شام، روم، مصر کے راستے دیکھ ڈالے لیکن وہ اس کو نہ پا سکے اور ذلیل وخوار ہو کر واپس لوٹ گئے پھر کعبہ کے مجاور اکٹھے ہوئے تاکہ کعبہ کے اس حصہ کی اصلاح کر سکیں جو خراب کیا گیا تھا اور چند اینٹوں کو ان کے مقام پر رکھیں جہاں سے وہ گرائی گئی تھیں۔ لیکن وہ اس پر ٹھہر نہ سکیں اور نہ ہی قیامت کے دن تک جب تک کہ اسرافیل صور نہ پھونکے گا ٹھہر سکیں گی۔

ذکری حج

اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ذکری بے شک حج کا انکار کرتے ہیں اور مناسک حج کا مذاق اڑاتے ہیں اور کعبۃ اللہ کو طعن وتشنیع کا نشانہ بناتے ہیں۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

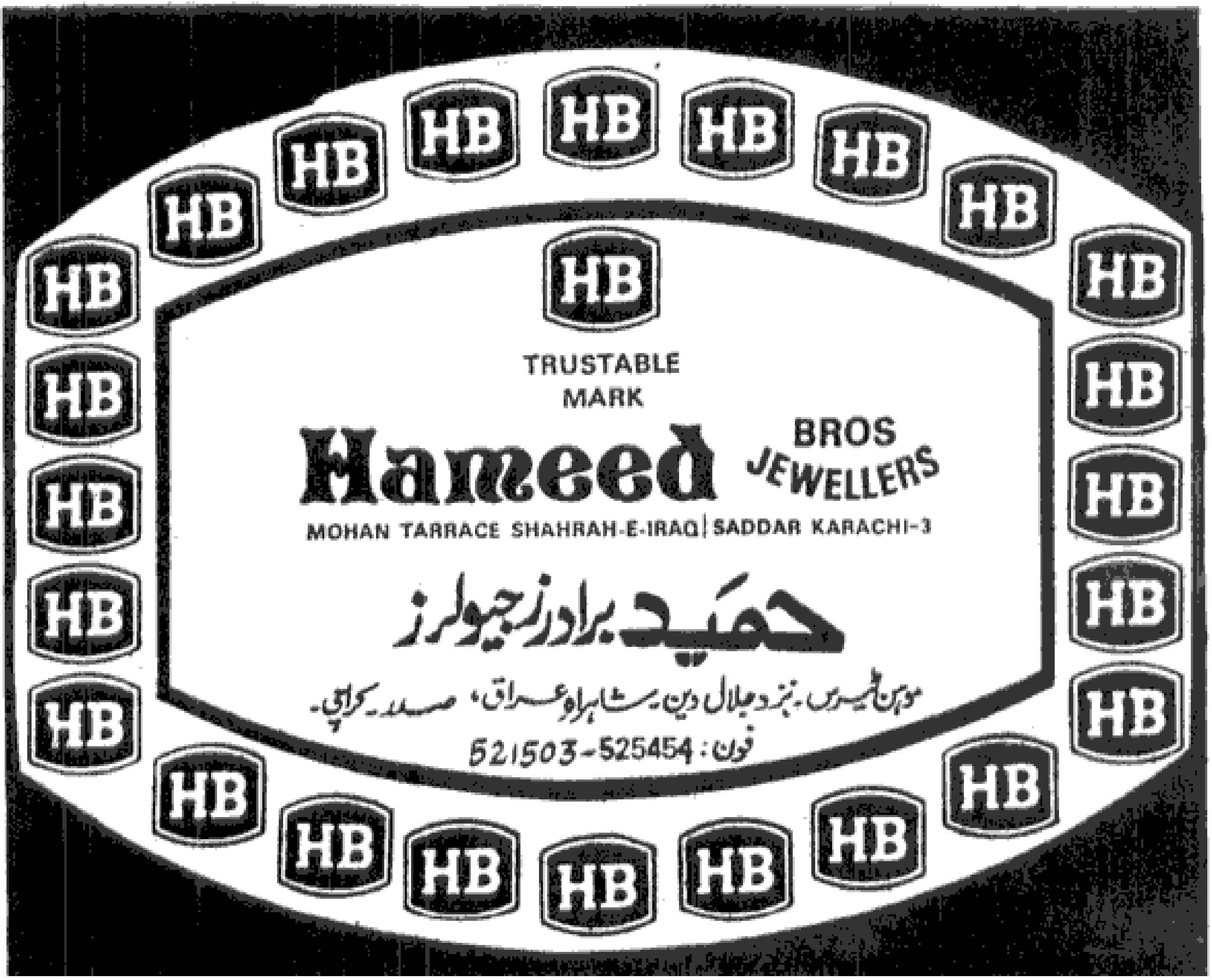

شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے حق میں ملتان کی دینی و سیاسی جماعتوں کا زبردست مظاہرہ

شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے حق میں ملتان کی مذہبی و سیاسی جماعتوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرے سے مولانا اللہ وسایا' صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس میں شک ممکن نہیں۔ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مولانا نے کہا کہ ظفر اللہ خان قادیانی نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے کذاب جماعت کو متعارف کرایا اور اس کی تبلیغ کرتا رہا۔ ایک مرحلہ پر قادیانیوں نے بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا فیصلہ کیا علماء حق کے سرخیل سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ اور دیگر علماء کرام نے قادیانیوں کے عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی۔ مجلس کی سرگرمیوں اور پر خلوص جدوجہد سے مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ بھٹو نے شناختی کارڈ کے فارم میں تو مذہب کا خانہ بنادیا اور اسی کے دور حکومت میں ہی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ مگر شناختی کارڈ میں اندراج نہ ہوسکا۔ آئی جے آئی کی حکومت کے وزیر داخلہ اور وزیر اعظم' صدر اور وزیر مذہبی امور نے کھلم کھلا وعدہ کیا کہ مذہب کا خانہ بنایا جائے گا اور اس وقت تک شناختی کارڈ بنانا روک دیا جائے گا۔ ایک عرصہ روکنے کے بعد اب بغیر خانہ مذہب کے کارڈ بنانے شروع کردیئے ہیں جو کہ حکومت کا کھلم کھلا انحراف ہے۔ اسلام کا نام لینے والی حکومت نے سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ دو قومی نظریہ اور جداگانہ انتخابات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مسلمانوں سے اقلیتوں کا خانہ الگ ہو۔ احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ لادینی قوتوں کی سازش سے اسلامیان پاکستان اپنا تشخص اور اسلامی شعائر نہیں چھوڑ سکتے۔ مولانا قاری محمد احمد میاں صاحب نے کہا کہ حکومت کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج میں رکاوٹ ڈالی جارہی ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ حکومت قادیانیوں کی سازش کا شکار ہوگئی ہے۔ مولانا غلام مصطفیٰ رضوی نے کہا کہ حکومت وقت کا فرض ہے کہ اسلامی نظام نافذ کرے اور مرزائیوں یا دوسری لادینی قوتوں کی پرواہ نہ کرے۔ ڈاکٹر محمد عارف خان نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ بلا تاخیر اسلامی قوانین نافذ کرے۔ مولانا سلطان محمود ضیاء نے کہا کہ اگر حکومت نے اسلامیان پاکستان کا متفقہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو ہم زبردست احتجاج کریں گے۔ اگر آج بارش نہ ہوئی ہوتی تو میں آج ہی سڑک بلاک کرادیتا۔ جمعیتہ علماء اسلام کے شیخ محمد یعقوب' جمعیتہ طلباء اسلام کے شاہد محمود گجر علامہ عطاء اللہ علامہ عبدالحق مجاہد نے بھی احتجاجی مظاہرہ سے خطاب کیا۔ شدت سردی اور بارش کے باوجود مذہبی جذبات سے سرشار لوگ بڑی تعداد میں احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کے لئے آئے تھے اور انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار بڑے خلوص سے کیا۔

پاکستان میں "سلام پرائز" دینے پر پابندی لگائی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان' وزیر اعظم میاں نواز شریف اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے چیئرمین پروفیسر ریشان خٹک سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان اور مسلم امہ کی دشمن قادیانی جماعت کے قادیانی سائنسدان عبدالسلام عرف سام کی طرف سے جاری کردہ "سلام پرائز" دینے پر فوری پابندی عائد کی جائے اور دنیا کے مایہ ناز مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے نام پر اے کیو خان پرائز دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ ریاضی کے ایک اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر بخاری کو امریکہ کے جاسوس اسرائیل اور بھارت کے ایجنٹ قادیانی سائنسدان عبدالسلام عرف سام کے نام پر سلام پرائز دینے کی شدید مذمت کی ہے اور اس برائی کو فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ جبکہ قادیانی جماعت پاکستان دشمن نمبر ایک جماعت ہے جس نے قادیان کی خاطر گرداسپور کا ضلع واپس ہندوستان میں شامل کرادیا تھا اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کا جنازہ اس وقت کے وزیر خارجہ آنجہانی سر ظفر اللہ خان قادیانی مرتد نے خود کو غیر مسلم کہہ کر نہیں پڑھا تھا قادیانی اب بھی اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں اور قادیانی سائنسدان عرف سام سن ۷۴ء سے پاکستان کو چھوڑ کر جاچکا ہے کیونکہ قومی اسمبلی نے ۷۴ء میں قادیانی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کی کارکردگی کے دس سال

آج سے تقریباً" دس سال قبل چند دوستوں کے مشورے سے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان رابطہ قائم کرکے جناب حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری کی باقاعدہ منظوری حاصل کرکے جامع مسجد فاروق اعظم واقع مدرسہ تاج العلوم گجر محلہ نزد بس اسٹینڈ مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کردیا گیا۔ مجلس کے تمام عہدیداران اور کارکنان کا عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جناب حضرت مولانا احسان اللہ صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام ضلع نصیر آباد نے صدارت فرمائی۔ پہلے امیر مولانا حضور دین نائب امیر مولانا کریم داد صاحب' ناظم اعلیٰ میر محمد اسماعیل ہنگلاڑی ناظم حکیم علی محمد ابڑو' ناظم نشرواشاعت گل حسن گجر' ناظم مالیات شیخ محمد عبداللہ' ناظم دفتر عبدالفتح کلہار صاحب منتخب ہوئے اسی طرح سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرانے کا آغاز ہوا۔ مجلس کے نامور بزرگ علماء کرام اور مبلغین حضرات ہر سال فتنہ قادیانیت کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں صوبائی دفتر ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان اور مرکزی دفتر ملتان سے رابطہ کیا گیا تو تین مقامات پر ختم نبوت کانفرنس کے پروگرام صحبی شہر اور ڈیرہ مراد جمالی شہر اور اوستہ محمد شہر میں کامیاب کانفرنسیں ہوئیں ان شہروں میں پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا گیا ان پانچ سالوں بعد مرکز کی ہدایت کے مطابق رکن سازی کی مہم کا آغاز ہوا۔ جماعتی احباب اور دوستوں کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔ ۱۹۸۸ء میں باڈی توڑ دی گئی اور انتخاب کا اعلان کیا گیا۔ جماعت کے امیر اور ناظم اعلیٰ کے لئے امیدوار کھڑے کئے گئے۔ سابق امیر مولانا حضور دین بلامقابلہ ۵ سال کے لئے منتخب ہوئے۔ ناظم اعلیٰ کے لئے نومنتخب امیدوار مولانا عبدالستار صاحب کھجوانی کامیاب ہوئے علاوہ ازیں صدیق آباد کانفرنس کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے وفود کی شرکت بھی لازمی قرار دے دی گئی مزید لٹریچر مفت حاصل کرنے اور رد قادیانیت کی تبلیغ کے سلسلہ کا کام بھی روزانہ کے معمولات میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں ان دس سالوں میں چار مرتبہ علامہ مولانا اللہ وسایا صاحب تشریف لاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا خدا بخش صاحب شجاع آبادی' قاضی اللہ یار صاحب' مناظر اسلام مولانا علامہ عبدالرحیم اشعر صاحب مبلغ ختم نبوت شہر مولانا شبیر احمد صاحب صوبائی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی کے علاوہ سندھ و بلوچستان کے مشہور معروف علماء کرام بھی سرفہرست ہیں۔ جنہوں نے قادیانیت کا پردہ چاک کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہاں مقامی طور پر مجلس نے جامع مسجد فاروق اعظم جو کہ بوسیدہ اور خستہ حالت میں تھی پختہ اور جدید طریقے سے تعمیر کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ تقریباً" سیمنٹ لوہا ریت وغیرہ میٹریل جمع ہے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب بہت جلد سنگ بنیاد رکھیں گے اور دعا فرمائیں گے۔

(رپورٹ: گل حسن گجر
خادم ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی)

پاکستان میں فوری طور پر مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق مرتد کی شرعی سزا کا قانون جلد نافذ کیا جائے اور دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح قادیانی غیر مسلم اقلیت کی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرنے کے لئے مینار اور محراب ختم

کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد اور فیصلہ کے مطابق ۱۹۷۴ء کے آئین میں ترمیم کرکے قادیانی لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا جس کے بعد ان کے لئے الگ مرگھٹ بنائے گئے اور خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہ کرنے پر ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔بی اور ۲۹۸۔سی میں ترمیم کرکے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی گئی اور قادیانی مذہب کی کسی بھی طریقہ سے تبلیغ و تشہیر قانوناً" جرم قرار دے دی گئی جس کے بعد قادیانیوں نے ۱۹۸۵ء میں کلمہ مہم شروع کی اور کلمہ طیبہ کے بیج لگانے اور مکانوں گھروں کے باہر کلمہ طیبہ کے بورڈ لگانے کا کام شروع کیا جس پر فروری ۱۹۸۵ء میں ۲۲ قادیانیوں کے خلاف فیصل آباد میں تھانہ سول لائن میں مقدمہ درج کرکے گرفتار کیا گیا یہ معاملہ اعلیٰ عدالتوں تک گیا اور اس سلسلہ میں ملک بھر میں گرفتاریاں ہوئیں اور قادیانیوں سے آئین کے مطابق امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کرایا گیا۔ مقام افسوس ہے کہ ربوہ میں قادیانی عمارتوں سے تاحال کلمہ طیبہ کے بورڈ حکومت نے نہیں اتروائے جس کی وجہ سے حکومت قادیانیت نوازی کا ثبوت دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تعزیرات پاکستان کی ۲۹۸بی اور ۲۹۸۔سی میں کچھ کمی ہے تو اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے ترمیم کی جائے اور دوسری اقلیتوں کی طرح قادیانی غیر مسلم اقلیت سے قانون پر عمل درآمد کرایا جائے اور مسلمانوں کا کلمہ طیبہ استعمال کرنے پر پہلے کی طرح قانونی کارروائی جاری رکھی جائے اور اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات' بسم اللہ' السلام علیکم' انشاء اللہ اور دیگر اسلام کے القابات استعمال کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸بی اور ۲۹۸۔سی کے تحت قصوروار قادیانیوں کو گرفتار کرکے جیل بھیجا جائے کیونکہ جب عیسائی' ہندو' سکھ' پارسی' بدھ یا دیگر غیر مسلم اقلیت مسلمانوں کے لئے مخصوص الفاظ استعمال نہیں کرسکتی تو قادیانی غیر مسلم اقلیت بھی ایسا نہیں کرسکتی۔ انہوں نے کہا کہ جن قادیانی طلبہ اور طالبات نے داخلہ فارم پر اسلام لکھوایا ہوا ہے ان کے خلاف مقدمات چلانے کے لئے ایک مہم شروع کی جائے گی اور کوئی طاقت قادیانیوں کو مسلمان قرار نہیں دے سکتی اور نہ ہی اسلامی شعائر استعمال کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

منڈی بہاؤالدین کی خبریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ اور جنرل سیکرٹری ملک محمد یامین قادری نے یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شاہ تاج شوگر ملز کے قادیانی مرزا طاہر بھگوڑے کی ہدایت پر قادیانیت کی تبلیغ اور اسلامی شعائر کی بے حرمتی کی خفیہ سرگرمیاں شروع کردی گئی ہیں۔ جس سے علاقہ کے مسلمانوں میں بے چینی پیدا ہورہی ہے۔ قادیانی نے اپنی عبادت گاہوں میں بھی جمعہ کی نماز ادا کررہے ہیں۔ شوگر ملز میں (قادیانی مالک کی طرف سے) مسجد کی شکل پر عبادت گاہ بنی ہوئی ہے جس سے عام مسلمان قادیانی عبادت گاہ میں مسجد کی شکل دیکھ کر نماز ادا کرنے چلے جاتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے یہاں کوئی مسجد نہیں ہے۔ شوگر ملز کے ۸۰۰ مزدور جماعت کی نماز سے محروم ہورہے ہیں اور بچے بھی قرآن پاک کی تعلیم سے محروم ہیں۔ ملز انتظامیہ کو قادیانی تبلیغ اور اسلامی شعائر کے استعمال سے باز رکھا جائے اور علاقہ میں قادیانی سرگرمیوں کا فوراً" نوٹس لیا جائے۔ مرزا طاہر بھگوڑے کی خصوصی ہدایت کا نوٹس لیا جائے۔ قادیانی پاکستان کے دشمن اور اسلام کے سخت دشمن ہیں اسرائیل میں قادیانی خصوصی تربیت حاصل کررہے ہیں اور اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہیں۔ قادیانی آرڈیننس کی سختی سے پابندی کرائی جائے اور اعلیٰ افسران سے اپیل کرتے ہیں کہ منڈی بہاؤالدین کو ثانی ربوہ بننے سے روکا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مجاہد ختم نبوت جناب الحاج جاوید اقبال چغتائی کی درخواست پر اے سی میاں سعید اختر کے حکم پر سٹی تھانہ منڈی بہاؤالدین میں کچہری روڈ محلہ توحید گنج میں قادیانی عبادت گاہ میں نماز جمعۃ المبارک اور اذان خطبہ پڑھنے پر ۲۵ قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸۔سی اور ج' بی پی ایل کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے۔ مسلم ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر چوہدری بشیر احمد قادیانی ولد شاہ محمد قوم جٹ وڑائچ' ملک محمد ارشد قادیانی ولد مولا بخش قوم اعوان صدر بازار' ڈاکٹر نذیر احمد قادیانی ولد محمد عالم قوم راجپوت محلہ گوڑھا' محمد اقبال طاہر قادیانی ولد محمد شریف قوم جٹ مسلمی واپڈا کالونی' محمد افضل خان قادیانی ولد محمد اسماعیل قوم پٹھان کمیٹی بازار' احمد دین قادیانی ولد عالم دین قوم بھٹی کچہری روڈ' اعجاز محمود قادیانی ولد محمد رمضان قوم پٹھان ٹھنڈی گلی صدر بازار' محمد رمضان قادیانی ولد نیاز محمد قوم پٹھان ٹھنڈی گلی صدر بازار' ذوالفقار احمد قادیانی صدر بازار اور نامعلوم قادیانی اور نامعلوم عورتوں کے خلاف قادیانی آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کرکے چالان سٹی مجسٹریٹ منڈی بہاؤالدین جناب سید اوسط علی شاہ صاحب کی عدالت میں پیش کردیا ہے۔ کیس کی سماعت شروع ہوگئی ہے۔ مسلمانوں کے وکلاء چوہدری احمد مونس ایڈووکیٹ' راجہ ارشد نواز جنجوعہ ایڈووکیٹ پیش ہورہے ہیں۔

خطیب شہر حضرت مولانا قاضی منظور الحق ایم اے کے والد قاضی عبدالسلام صاحب طویل علالت کے بعد قضاء الٰہی سے اپنے آبائی گاؤں میں انتقال کرگئے مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں اور ہزاروں شاگرد سوگوار چھوڑے ہیں۔ نماز جنازہ میں وکلاء' علماء کرام' صحافی' کونسلر' سول اعلیٰ حکام نے شرکت کی مرحوم کو آبائی قبرستان میں دفن کردیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ' جنرل سیکرٹری ملک محمد یامین قادری' ختم نبوت کے قانونی مشیر چوہدری احمد مونس ایڈووکیٹ اور الحاج جاوید اقبال چغتائی' خان اکرام اللہ' محمد صادق حسین' مولانا صوفی غلام نور نے قاضی منظور الحق سے گہرے افسوس و دکھ کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شناختی کارڈ کے معاملہ پر مشترکہ لائحہ عمل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے بلائی گئی ایک میٹنگ زیر صدارت حافظ ممتاز علی صاحب' ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام ضلع بھکر' ادارہ منہاج القرآن کے دفتر میں ہوئی۔ جس میں شہر بھکر کے تمام مسالک کے علماء اور ہر طبقہ کے شہریوں نے شرکت کی۔ جس میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ پر حکومت کی گومگو پالیسی پر اظہار تشویش کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ ضلع بھکر کے علماء اور عوام کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم سے اس سلسلہ میں جدوجہد کرنی چاہئے اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو آئندہ کا لائحہ عمل تیار کرے گی اور ہر عالم سے رابطہ قائم کرکے مشترکہ اجلاس بلائے گی۔ کمیٹی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے ڈاکٹر دین محمد فریدی' جمعیتہ اہل حدیث کے مولانا سیف اللہ خالد' ادارہ منہاج القرآن کے سرپرست پیر سید دریا بادشاہ' شہری نمائندہ ڈاکٹر امین الرحمان شامل ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کی اپیل پر پورے ضلع بھکر میں احتجاجی قراردادیں پاس ہوئیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان کی مساجد میں احتجاجی قرارداد

ڈیرہ اسماعیل خان کی مساجد میں شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے حق میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔ جمعۃ المبارک کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اٹھارہ دینی جماعتوں پر مشتمل آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اسلام آباد میں ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو احتجاجی مظاہرہ کے دباؤ میں حکومت پاکستان نے کمپیوٹرز سسٹم کے تحت بننے والے نئے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ حکومت دانشمندی سے کام لیتے ہوئے حسب وعدہ نئے شناختی کارڈز جاری کرے اجراء کے روکنے سے شکوک پیدا ہوگئے ہیں۔ اگر حکومت نے دفع الوقتی کرکے قادیانیوں' عیسائیوں اور سیکولر قوتوں کے دباؤ میں آکر مسلمانوں کے اس دیرینہ مطالبہ سے انحراف کیا تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا اور مسلمانان پاکستان اس قادیانیت نوازی کو کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ بہاولپور

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اور لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ نجی دورہ پر بہاولپور تشریف لائے۔ جہاں موصوف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حاجی سیف الرحمان سے ان کی ہمشیرہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کی اور دعا مغفرت کی۔ نیز مجلس کے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد علیم' مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی' حکیم ارشاد الحق' عبدالرحمان انصاری' جمعیت علماء

اسلام کے رہنماؤں مولانا غلام [illegible] کی مولانا [illegible] ن الدین انصاری، مولانا عطاء الرحمان، مولانا اللہ بخش، محمد یاسین قریشی سپاہ صحابہ کے فیاض احمد خان، محمد یحییٰ محسن اور دیگر جماعتی رفقاء سے ملاقات کی۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کی واپسی سے پیدا ہونے والی صورتحال پر مشاورت کی موصوف اپنے بیٹے قاری علی حیدر، جو گزشتہ کئی روز کھانسی کے شدید مرض میں مبتلا ہیں۔ کے چیک اپ کے لئے تشریف لائے تھے۔ موصوف نے صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد حاجی اشرف غلہ منڈی میں درس قرآن کے اجتماع سے خطاب کیا اور شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اضافہ کی واپسی پر حکومت کی منافقانہ پالیسی پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے یقین دہانی کرائی اگر مجلس عمل کی طرف سے تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا تو بہاولپور کے احباب ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

علاقہ چولستان تحصیل فورٹ عباس کی معروف قدیمی دینی درسگاہ

مدرسہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر
قائم شدہ [illegible]ھ ۱۹۷۱ء

سرپرست مدرسہ مدظلہ
حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بانی و مہتمم
حضرت الحاج مولانا قاضی محمد
قمرالدین صاحب فاضل دیوبند
شاگرد رشید حضرت مدظلہ

سنگ بنیاد

حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ جالندھری، حضرت مولانا لال حسین اختر صاحبؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ، حضرت علاقہ دوست محمد صاحب قریشیؒ، حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر ختم نبوت دیگر اکابر علماء نے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا اور حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر مجلس ختم نبوت نے سرپرستی قبول فرمائی

ادارہ ھذا عرصہ بائیس سال سے قرآن و حدیث کی تعلیم احسن طریق پر سرانجام دے رہا ہے شعبہ حفظ و ناظرہ قرات و تجوید درس نظامی اور پرائمری تعلیم کا بہترین انتظام ہے۔ ڈیڑھ صد طلباء چار اساتذہ کی زیر نگرانی مصروف تعلیم ہیں۔

ادارہ ھذا کے طلباء کو چند تکلیفیں درپیش ہیں جو کہ اہل خیر کی فوری توجہ کی مستحق ہیں۔ مدرسہ کی عظیم الشان جامع مسجد کی چھت جو کہ لکڑی کی کڑیوں پر ڈالی گئی تھی بوسیدہ ہو چکی ہے۔ اس کی تبدیلی کے ۳ گاڈر ۱۹ فٹ لمبائی کے اور ۲۶ ٹی آر ۴۲ فٹ لمبائی کے فوری ضرورت ہیں۔ کوئی اللہ کا بندہ اپنی طرف سے یا اپنے والدین کے ایصال ثواب کے لئے عطیہ فرما کر جنت میں گھر بنا لے۔ پانی کی ٹینکی کے لئے موٹر پمپ (ڈونگی پمپ) جس کی لاگت خرچہ پانچ ہزار روپیہ آئے گی جو کہ مدرسہ کے کنوئیں پر نصب کی جائے گی۔

دارالقرآن کی تعمیر کے لئے بیس ہزار اینٹ اور چار گاڈر ۳۰ فٹ کے ضرورت ہیں۔ اہل خیر حضرات سے اپیل ہے کہ زکوٰۃ، صدقات، خیرات، عطیات سے ادارہ کی کھلے دل سے معاونت فرما کر اشاعت دین میں حصہ دار بنیں اور عنداللہ ماجور ہوئیں۔ ادارہ ھذا گورنمنٹ سے رجسٹرڈ شدہ ہے تمام حسابات سالانہ آڈٹ کرائے جاتے ہیں۔

ترسیل زر کا پتہ :۔ مولانا رشید احمد صاحب ناظم مدرسہ عربیہ سراج العلوم۔
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۴۰۴ نیشنل بینک غلہ منڈی فورٹ عباس۔

مجرب اور مفید دوائیں

ارزانی

دمہ، پرانی کھانسی اور پرانے نزلہ زکام کا مکمل علاج۔ دمہ کے بے شمار مریضوں کو شفا کی نعمت سے فیض یاب کرنے والی اکسیر۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ۔ قیمت فی ہفتہ ۱۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

شوگرین

پرانی سے پرانی شوگر (ذیابیطس) کا مفید اور مجرب علاج، شوگر سے پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کر کے بے حد خون پیدا کرتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ، قیمت فی ہفتہ ۱۰۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: اپنا پتہ صاف لکھیں ورنہ تعمیل نہیں ہو سکے

گیلانی دواخانہ گلی ہانساں والی منڈی میرہاوالدین گجرات

یوپی انڈیا میں دس قادیانیوں کا قبول اسلام

انڈیا سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق یوپی میں بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۹۳ء دس قادیانیوں نے مولانا محمد یوسف امروہوی کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کرنے والے ان سابق قادیانیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱)حشمت اللہ	(۳)شرافت علی	(۵)بتولن خاتون	(۷)عائشہ خاتون	(۹)شازیہ خاتون
(۲)شوکت علی	(۴)نزاکت علی	(۶)فاطمہ خاتون	(۸)رابعہ خاتون	(۱۰)فوزیہ خاتون

ادارہ ختم نبوت ان افراد کو قادیانیت ترک کر کے اسلام کے دائرے میں داخل ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ (آمین)

دسواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: "گستاخِ رسولؐ کی سزا"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام **دسواں** انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان **"گستاخِ رسولؐ کی سزا"** منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلے کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(۱) اس **دسویں** انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلے کا عنوان ہے: **"گستاخِ رسولؐ کی سزا"**

(۲) اول پوزیشن حاصل کرنے والے اُمیدوار کو ایک **گولڈ میڈل**، خصوصی سند اور کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۳) دوم پوزیشن حاصل کرنے والے اُمیدوار کو ایک **سلور میڈل**، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۴) سوم پوزیشن حاصل کرنے والے اُمیدوار کو ایک **کانسی کا میڈل**، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

(۵) **مقابلے میں شرکت کرنے والے ہر اُمیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔**

(۶) اس کے علاوہ **(۱۰) خصوصی قیمتی انعامات** کتابوں کے دیے جائیں گے۔

(۷) مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

(۸) مضمون کم از کم دس صفحات اور زیادہ سے زیادہ پچاس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

(۹) مضامین کے آخر میں اپنا نام مع ولدیت، مکمل ایڈریس (ٹیلیفون نمبر اگر ہو) ضرور تحریر فرمائیں۔

(۱۰) جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

(۱۱) جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اُس کا اور اُس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیے۔

(۱۲) مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ **یکم جون ۹۳ء** ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلے میں شامل نہ ہوں گے۔

(۱۳) مضمون بھیجنے والے ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کے لیے دو (۲) روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائے۔

(۱۴) نتائج کی اطلاع ہر اُمیدوار کو بذریعہ سرکلر، اخبارات، ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی دی جائے گی۔

(۱۵) تقریب تقسیم انعامات **اکتوبر ۹۳ء** کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کا بھائی **محمد متین خالد**

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے : صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ۔ فون ۲۳۲۹

بقیہ: خصائص امت محمدیؐ

جماعت اہل حق کی ضرور رہے گی جن پر قدرت خداوندی کا سایہ ہوگا۔ اور اس امت کا کسی مسئلہ پر اجماع بھی حجت ہے اور اختلاف رحمت ہے۔" امت نبویہ اعمال کے اعتبار سے پہلی امم پر فائق ہیں۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ اہل تورات کو تورات دی گئی اور انہوں نے فجر سے ظہر تک عمل کیا تو ان کو ایک قیراط اجر ملا اسی طرح اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے ظہر سے عصر تک عمل کیا ان کو بھی ایک قیراط اجر ملا ہمیں قرآن ملا تو ہم نے عصر سے مغرب (قلیل وقت باعتبار عمر کے) عمل کیا تو ہمیں اجر میں دو قیراط ملے اہل کتاب نے باری تعالی سے شکایت کی کہ ہم باعتبار عمل کے زیادہ ہیں اور اجر کم حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے اجر میں سے کمی کی ہے جواب ملا نہیں تو ارشاد ہوا یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔ اسی طرح انساب' اسناد اور تصانیف کتب بھی اس امت کی جملہ خصوصیات میں شامل ہے۔ اس امت کے لوگ قبروں میں گناہ لے کر جائیں گے اور جب اٹھیں گے تو پاک و صاف ہوں گے بوجہ مسلمین کے استغفار اور بعث بعد الموت کے وقت سب سے پہلے اس امت کو اٹھایا جائے گا اور میدان قیامت میں یہ امت اپنے نبی کے ساتھ ایک بلند مکان پر جلوہ گر ہوں گے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور باقی امتوں پر شہادت دیں گے۔ حساب و کتاب سب سے پہلے اس امت سے ہوگا۔ پل صراط پر پہلے یہی امت گزرے گی اور حوض کوثر سے پہلے پانی پینے کی سعادت بھی اسی امت کو حاصل ہوگی اور سب سے پہلے جنت میں یہی امت داخل ہوگی۔ خداوند اپنے ان بے شمار انعامات پر شکرگزاری کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح امت کا اہل بنائے۔ آمین۔ آپؐ کا امتی وہ ہے جو آپؐ کی سنت پر عمل پیرا ہو حق تعالی عمل کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

(المواہب اللدنیہ)

بقیہ: اعتکاف

"منتقی" میں صراحت ہے کہ اگر کسی عورت کا مہینہ بھر مسلسل اعتکاف کرنے کا ارادہ ہو اور شوہر نے اس بات کی اجازت دے دی تو مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کو تھوڑا تھوڑا اعتکاف کرنے کو کہے لیکن اگر اس نے ایک مقررہ ماہ کی اجازت دے دی اور بیوی نے مسلسل ایک ماہ کے اعتکاف کی نیت کرلی تو اب وہ منع نہیں کرسکتا۔ (محیط سرخسی)

۱۶۔ اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف چھوڑ دے کیونکہ اس حالت میں اعتکاف درست نہیں۔ لیکن پاک ہوجانے کے بعد واجب غیر متعین (جس میں نذر کے ایام متعین نہ ہوں) میں کل ایام کی قضا واجب ہوگی اور واجب معین اور مسنون اعتکاف میں صرف باقی ایام کی

۱۷۔ نذر زبان سے کرے تو اعتکاف واجب ہوگا صرف دل کی نیت سے نذر لازم نہیں ہوتی۔

۱۸۔ نذر میں اگر کسی خاص زمان یا مکان وغیرہ کی تعیین کی تو اس کی پابندی ضروری نہیں لہذا اگر کوئی شخص رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے تو کسی اور مہینے میں ادا کرلینے سے اس کی نذر پوری ہوجائے گی مگر علی الاتصال (لگاتار) روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

۱۹۔ اگر کسی خاص رمضان میں اعتکاف کرنے کی منت مانی ہو تو اسی رمضان میں جب چاہے ادا کرے مگر آئندہ کسی رمضان میں ادا کرنا صحیح نہیں۔ (ردالمختار)

۲۰۔ کسی شخص نے کسی مخصوص مہینے کی یا غیر مخصوص مہینے کی یا تیس دن کے اعتکاف کی نذر کی تو اس پر مسلسل اعتکاف واجب ہوگا۔

۲۱۔ اعتکاف کے اندر جب رات دن دونوں شامل ہوں تو اس وقت اعتکاف رات سے شروع کیا جائے گا کیونکہ اصولاً" ہر رات آنے والے دن کے ماتحت ہوتی ہے۔ (قاضی)

۲۲۔ کسی شخص نے یہ کہا کہ اللہ کے واسطے دو روز کا اعتکاف میرے ذمے واجب ہے تو اس کو غروب آفتاب سے قبل مسجد میں داخل ہوجانا چاہئے۔ اس رات کو اگلے دن' اگلی رات اور دوسرے دن (مغرب کے وقت تک) وہیں ٹھہرا رہے اور غروب آفتاب کے بعد اعتکاف سے باہر آئے ایسے ہی جب بہت دنوں کے اعتکاف کی نذر کی تب بھی غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے۔ (قاضی خاں)

۲۳۔ کسی مخصوص مہینے یا معین دن کے اعتکاف کی نذر کی اور اس وقت سے پہلے اعتکاف کرلیا یا مسجد حرام میں اعتکاف کی نذر کی اور کسی اور مسجد میں کرلیا تو جائز ہے۔ (بحرالرائق)

۲۴۔ عید کے روز کے اعتکاف کی نذر کی تو دوسرے وقت میں اس اعتکاف کی قضا کرے (کیونکہ نذر کے اعتکاف کے ساتھ روزہ بھی واجب ہے اور عید کے روز روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے) اگر قسم کھا کر عید کے دن اعتکاف کی نذر کی تھی تو قسم کا کفارہ بھی واجب ہوگا اگر اسی روز اعتکاف کرلیا تو اعتکاف ادا ہوجائے گا اگرچہ اس کو اس کا گناہ ہوگا۔ (خلاصہ)

بشکریہ ماہنامہ البلاغ کراچی

بقیہ: آپ کے مسائل

ج:۔ نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کریں بری صحبت اور نوجوانوں کی صحبت میں بیٹھنے سے احتراز کیا کریں۔ یہی وظیفہ ہے۔

جائداد بیوی کو تحفہ دینا

س: میں اس میں ایک وضاحت چاہتا ہوں بلکہ اس سلسلے میں میری رہنمائی فرمائیں میں اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو اپنی بیوی کے نام یعنی تحفہ کے ذریعہ دینا چاہتا ہوں جبکہ میرے بھائی بہنیں بھتیجے بھتیجیاں بھانجے بھانجیاں سب موجود ہیں۔

مجھے قانونی مشورہ اور دینی مشورہ سے آگاہ کریں کہیں میں ایسا کروں تو قانونی یا دینی عذاب میں گرفتار نہ ہوجاؤں؟

ج:۔ رہنے کا مکان تو بیوی کے نام اپنی صحت میں کردیجئے باقی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد وارثوں کے لئے چھوڑ دیجئے۔ وارثوں کو محروم کرنے کے بارے میں وعید آئی ہے۔ اگر آپ کے اولاد نہیں تو آپ کی جائیداد کا چوتھا حصہ آپ کی بیوی کو ملے گا (اگر وہ آپ کے بعد زندہ رہی) باقی تین حصے بھائی بہنوں کو مل جائیں گے۔ واللہ اعلم۔

۱۲ سال کی عمر میں روزہ

معصوم اختر۔ حیدر آباد

س:۔ جب میری عمر ۱۲ سال تھی اس وقت کے بقیہ ۵ ماہ کے روزے باقی ہیں جب مجھے صحیح طور پر دینی معلومات نہ تھیں ان روزوں کی ادائیگی یا کفارہ کیسے ادا کیا جائے؟

ج:۔ ۱۲ سال کی عمر سے پہلے روزے فرض ہی نہیں ہوتے۔ آپ کے ذمہ پانچ ماہ کے روزے کیسے باقی رہے؟

اوراد و وظائف اور نماز تہجد

قاضی فرید الحسن۔ صدر کراچی

س:۔ (۱) بعض کتب میں پڑھا ہے اس وظیفہ کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں (ورد میں رکھیں) تو کتنی تعداد زیادہ سے زیادہ کے زمرے میں آتی ہے۔

(۲) درود شریف مختصر ذرا طویل اور کافی طویل بھی ہوتے ہیں اور ان کی تعداد نہیں لکھی ہوتی تو ایسے میں کتنی کتنی بار پڑھیں۔

(۳) سنا ہے کہ تہجد دو نیندوں کے درمیان پڑھنا چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے نیند نہ آوے اور تہجد پڑھ لے تو کیا ادا ہوجائے گی اور ثواب ملے گا۔

(۴) کچھ اوراد کے متعلق مختلف تعداد ہوتی ہے مثلاً سورہ اخلاص کو لکھا ہے کہ سو دفعہ پڑھیں تو یہ فوائد ہوں گے اور ستر بار پڑھیں تو یہ فوائد مرتب ہوں گے اگر ہم سو دفعہ والا پڑھیں تو کیا ستر والے فوائد بھی مرتب ہوں گے یا علیحدہ ستر بار پڑھنا ہوگا۔

ج:۔ اوراد و وظائف کتابوں میں دیکھ کر نہیں پڑھے جاتے' اگر کسی بزرگ نے بتادیئے ہوں تو ان کی بتائی ہوئی مقدار کے مطابق پڑھیں۔

(۲) درود شریف بھی کسی بزرگ سے پوچھا جائے۔

(۳) اگر سو کر اٹھنے کا بھروسہ ہو تو تہجد سو کر پڑھنا افضل ہے ورنہ سونے سے پہلے پڑھ لی جائے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ہمارا نصب العین اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت و ناموس رسالت کا تحفظ

اور گستاخ رسول فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کی تمام دردمندان اسلام

اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے

اپیل

الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے لے کر اب تک اسلام کی سربلندی، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے ساتھ ساتھ

گستاخ رسول فتنہ قادیانیت کا پرزور تعاقب کر رہی ہے

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزارہا افراد قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افریقی ملک "مالی" میں ۳۰، ۳۵ ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لٹریچر جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے (اور مزید زبانوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اس کے اور جماعتی مبلغین کے ذریعے پوری دنیا قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو چکی ہے ○ تبلیغی نظام کافی وسیع ہو چکا ہے۔ متعدد بیرونی ملکوں میں جماعتی شاخوں کے علاوہ دفاتر، قرآنی تعلیم کے لئے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندرون ملک ۵۰ سے زائد ہمہ وقتی مبلغ، ۱۰ دینی مدارس قائم ہیں، مدارس میں بیرونی طلباء کے اخراجات عالمی مجلس آپ حضرات کے دیئے ہوئے عطیات سے پورا کرتی ہے۔ ○ جماعت کے دو ہفتہ وار رسالے قادیانیت کے پرزور تعاقب میں مصروف ہیں۔ امسال عالمی مجلس نے ایک عظیم الشان منصوبہ پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کام شروع کیا ہوا ہے اور وہ ہے روس کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں اور کیمونسٹوں کے جبر و تشدد سے نجات حاصل کرنے والے لاکھوں مسلمانوں میں قرآن مجید پہنچانا۔

یہ آزاد ریاستیں

کسی زمانہ میں اسلامی علوم و فنون کا مرکز رہی ہیں۔ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام برہان الدین فرغانیؒ، صاحب ہدایہ، امام ابو حفص کبیرؒ، امام ابو اللیث سمرقندیؒ اور امام ابو منصور ماتریدیؒ اسی سرزمین سے اٹھے جن کے علمی فیضان سے پورا عالم اسلام مستفید ہوا لیکن ان مسلم ریاستوں پر روس کے ظالمانہ و جابرانہ تسلط نے عالم اسلام کی ان مایہ ناز ریاستوں کو بنجر بنا کر رکھ دیا۔ آج وہ سرزمین قرآنی تعلیم کی پیاسی اور وہاں کے مسلمان ہم سے قرآن مجید کے طالب ہیں۔ ایسے میں عالمی مجلس کے وفد نے وہاں کا دورہ کرنے کے بعد ۱۰ لاکھ قرآن مجید جماعت کی طرف سے چھپوا کر وہاں پہنچانے کا فیصلہ کیا جو الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے زیر طبع ہے اس وقت ہزاروں قرآن مجید وہاں پہنچا بھی دیئے ہیں۔

ان تمام منصوبہ جات خاص طور پر وسطی ایشیا کی ریاستوں میں قرآن مجید پہنچانے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عالمی مجلس کو آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے

ہم تمام اہل اسلام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ

وہ موجودہ مہینوں خصوصاً رمضان المبارک میں مذکورہ منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور خاص طور پر عطیات سے دل کھول کر امداد فرمائیں۔

فقیر خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

محمد یوسف لدھیانوی
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون:۔ ۴۰۹۷۸

کراچی کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون ۷۷۸۰۳۳۷

نوٹ:۔ کراچی کے احباب الائیڈ بنک، نوری ٹاؤن اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔